روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

پیر 3 مئی 2010ء 18 جمادی الاول 1431 ہجری 3 ہجرت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 96

شکستہ کشتی

عباسی خلیفہ ہارون الرشید کے زمانے میں ایک مادہ پرست نے حضرت امام ابوحنیفہ کو خدا کی ہستی پر مناظرہ کی دعوت دی۔ لیکن حضرت امامؒ کچھ دیر سے آئے ملحد نے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی۔ آپ نے جواب دیا۔ میرا گھر دریائے دجلہ کے اس پار ہے۔ میں اپنے گھر سے نکلا اور دریا کے کنارے پر پہنچا جہاں ایک پرانی اور شکستہ کشتی دیکھی جس کے تختے بکھر چکے تھے مگر جونہی میری نگاہ اس پر پڑی، تختوں میں اضطراب پیدا ہوا۔ پھر انہوں نے حرکت کی اور اکٹھے ہوگئے اور بغیر بڑھئی کے سالم کشتی تیار ہوگئی۔ میں اس کشتی پر بیٹھا۔ پانی کو عبور کیا اور یہاں آ گیا ملحد نے کہا شکستہ کشتی بڑھئی کے بغیر کس طرح بن گئی؟ اور بغیر ملاح کے کس طرح چل پڑی؟ یہ تو خالص جھوٹ ہے امام صاحب نے فرمایا "اگر بڑھئی کے بغیر کشتی حاصل نہیں ہوسکتی تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اس قدر عظیم نظام دنیا بغیر کسی چلانے والے کے چل سکے؟"

(مخزن اخلاق صفحہ :130)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انگلستان کے پروفیسر ریگ ماہر علم ہیئت کے حضرت مسیح موعود سے سوال و جواب :۔

سوال:۔ میں آئندہ زندگی کو مانتا ہوں کہ وہ ایک چولہ ہے۔ انسان اس کے ذریعہ ایک حالت سے دوسری حالت میں چلا جاتا ہے۔ مجھے سپر چول ازم سے خاص دلچسپی ہے۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آئندہ زندگی کس طرح سے ہوگی اور وہاں کیا کیا حالات ہوں گے؟

جواب:۔ فرمایا:۔

بے شک اس زندگی کا خاتمہ ہو کر ایک اور نئے رنگ کی زندگی شروع ہوگی مگر اس وقت ابھی وقت نہیں کہ اس کی تفصیل بیان کریں۔ جنہوں نے اس زندگی میں اچھی تخم ریزی کی ہوگی۔ ان کے واسطے ایک پاک سلسلہ شروع ہوگا اور جنہوں نے بری تخم ریزی کی ہوگی۔ ان کے لئے مشکلات اور عذاب کا سلسلہ ہوگا۔ اس نئی زندگی کا ایک قسم کا تعلق اس زندگی سے بھی رہتا ہے اور بالکل ٹوٹ نہیں جاتا۔ مثال کے طور پر عالم خواب موجود ہے۔ بیداری میں ایک زندگی ہوتی ہے مگر سوتے ہی ایک عظیم الشان انقلاب آ جاتا ہے بعض تفاصیل معلوم تو ہیں مگر ان کا بیان اس وقت نہیں ہوسکتا کیونکہ اس امر کے واسطے ایک لمبا وقت چاہئے۔ منٹوں میں یہ امر طے نہیں ہوسکتا۔

سوال لیڈی صاحبہ۔ آیا یہ ممکن ہے کہ جو لوگ اس دنیا سے گزر گئے ہیں اور مر چکے ہیں ان سے باتیں ہوسکیں یا کوئی تعلق یا واسطہ ہوسکے اور ان کے صحیح حالات معلوم کرسکیں؟

جواب:۔ یہ بات ممکن تو ہے کہ کشفی طور سے روحوں سے انسان مل سکتا ہے مگر اس امر کے حصول کے واسطے ریاضات شاقہ اور مجاہدات سخت کی اشد ضرورت ہے۔ ہم نے خود آزمایا ہے اور تجربہ کیا ہے اور بعض اوقات روحوں سے ملاقات کرکے باتیں کی ہیں۔ انسان ان سے بعض مفید مطلب امور اور دوائیں وغیرہ بھی دریافت کرسکتا ہے ہم نے خود .... ملاقات کی ہے اور اس معاملہ میں صاحب تجربہ ہیں، لیکن انسان کے واسطے مشکل یہ ہے کہ جب تک اس راہ میں مشق اور قاعدہ کی پابندی سے مجاہدات نہیں کرتا یہ امر حاصل نہیں ہوسکتا اور چونکہ ہر ایک کو یہ امر میسر بھی نہیں آ سکتا۔ اس واسطے اس کے نزدیک یہ ایک قصہ کہانی ہی ہوتی ہے اور اس میں حقیقت نہیں ہوتی۔

انسانی قلب بڑے بڑے عجائبات کا مرکز ہے مگر جس طرح صاف اور عمدہ پانی حاصل کرنے کے واسطے سخت سے سخت محنت اٹھا کر زمین کھودی جاتی ہے، مٹی نکالی جاتی ہے اور پھر صفائی کی جاتی ہے اسی طرح دل کے عجائبات قدرت سے اطلاع پانے کے واسطے بھی سخت محنت اور مجاہدات کی ضرورت ہے اصل بات یہی ہے کہ اصلیت اس امر کی ضرور مانی جاتی ہے جس کے ہم خود گواہ ہیں اور صاحب تجربہ۔

﴿ملفوظات جلد پنجم ص 625﴾

مذہبی تعلیم حاصل کریں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"میرے نزدیک ہمیں زیادہ توجہ جس طرف دینی چاہئے وہ تعلیم ہے اور وہ بھی مذہبی تعلیم۔ یہی تعلیم ہماری اولاد کے ہوش و حواس قائم رکھ سکتی ہے...... ہمارے ملک کے لوگ اس طرح دیوانہ وار یورپ کی تقلید کر رہے ہیں کہ اسے دیکھ کر شرم و ندامت سے سر جھک جاتا ہے...... ہمیں نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ دوسروں کو بھی بچانے کے لئے یہ کوشش کرنی چاہئے۔"

(الازھار لذوات الخمار نیا ایڈیشن ص 213)

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

داخلہ مدرسۃ الظفر (معلمین کلاس)

۞ مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کیا جائے گا۔ ایسے طلباء جو زندگی وقف کرکے مدرسۃ الظفر میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ داخلہ کیلئے ابھی سے اپنی درخواست والد/سرپرست کے دستخط اور مقامی جماعت کے صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید کو بھجوائیں۔

شرائط برائے داخلہ

☆ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ ایف اے/ایف ایسی پاس امیدوار کی عمر 22 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

☆ مقامی جماعت کے صدر صاحب/امیر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

باقی صفحہ 12 پر

مشعل راہ

اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کریں جو اپنے لئے پسند ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 26 دسمبر 2003ء میں فرمایا۔

ایک حدیث ہے، قیس روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے چند رفقاء کے ساتھ چلے جا رہے تھے۔ آپ کا ایک مردہ خچر کے پاس سے گزر ہوا جس کا پیٹ پھول چکا تھا۔ مرے ہونے کی وجہ سے پیٹ پھول جاتا ہے، کافی دیر سے پڑا تھا۔ ''آپ نے کہا بخدا تم میں سے اگر کوئی یہ مردار پیٹ بھر کر کھا لے تو یہ بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان کا گوشت کھائے''۔ (یعنی غیبت کرے یا چغلی کرے)۔

(الادب المفرد للبخاری۔ باب الغیبة و قول اللّٰہ تعالیٰ ولا یغتب بعضکم بعضا)

تو بعض نازک طبائع ہوتی ہیں۔ اس طرح مرے ہوئے جانور کو، جس کا پیٹ پھول چکا ہو، اس میں سے سخت بدبو آ رہی ہو، تعفن پیدا ہو رہا ہو، اس کو بعض طبیعتیں دیکھ بھی نہیں سکتیں، کجا یہ کہ اس کا گوشت کھایا جائے۔ لیکن ایسی ہی بظاہر حساس طبیعتیں جو مردہ جانور کو تو نہیں دیکھ سکتیں، اس کی بدبو بھی برداشت نہیں کر سکتیں، قریب سے گزر بھی نہیں سکتیں، لیکن مجلسوں میں بیٹھ کر غیبت اور چغلیاں اس طرح کر رہے ہوتے ہیں جیسے کوئی بات ہی نہیں۔ تو یہ بڑے خوف کا مقام ہے، ہر ایک کو اپنا محاسبہ **کرتے رہنا چاہئے۔ اب یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ اپنے بندوں پر کتنا مہربان ہے، کہ فرمایا اگر اس قسم کی باتیں پہلے کر بھی چکے ہو، تو استغفار کرو، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اپنے رویے درست کرو، میں یقیناً بہت رحم کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا ہوں۔ مجھ سے بخشش مانگو تو میں رحم کرتے ہوئے تمہاری طرف متوجہ ہوں گا۔** بعض لوگ غیبت اور چغلی کی گہرائی کا علم نہیں رکھتے۔ ان کو سمجھ نہیں آتی کہ کیا بات چغلی ہے، غیبت ہے۔ بعض اوقات سمجھ نہیں رہے ہوتے کہ یہ چغلی بھی ہے کہ نہیں۔ بعض دفعہ بعض باتوں کو مذاق سمجھا جا رہا ہوتا ہے لیکن وہ چغلی اور غیبت کے زمرے میں آتی ہے اس لئے اس کو میں تھوڑی سی مزید وضاحت سے کھولتا ہوں۔

علامہ آلوسی **ولا یغتب بعضکم بعضا** کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:۔

''اس کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص دوسرے افراد سے ایسی بات نہ کرے جو وہ اپنے بارہ میں اپنی غیر موجودگی میں کئے جانے کو ناپسند کرتا ہے..........اور جو چیز وہ ناپسند کرے اس سے مراد عمومی طور پر یہ ہوگی کہ وہ باتیں اس کے دین کے بارہ میں، یا اس کی دنیا کے بارہ میں کی جائیں، اس کی دنیاوی حالت کے بارہ میں کی جائیں، اس کے مال یعنی امیری غریبی کے بارہ میں کی جائیں۔ یا اس کی شکل و صورت کے بارہ میں کی جائیں، یا اس کے اخلاق کے بارہ میں کی جائیں، یا اس کی اولاد کے بارہ میں کی جائیں، یا اس کی بیوی کے بارہ میں کی جائیں، یا اس کے غلاموں اور خادموں کے بارہ میں کی جائیں، یا اس کے لباس کے بارہ میں اور اس کے متعلقات کے بارہ میں ہوں''۔ (روح المعانی)

تو یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ اگر کسی کے پیچھے کی جائیں تو وہ ناپسند کرتا ہے۔ اب دیکھ لیں کہ اکثر ایسی مجلسوں کا محور یہی باتیں ہوتی ہیں، دوسرے کے بارہ میں تو کر رہے ہوتے ہیں لیکن اگر اپنے بارہ میں کی جائیں تو ناپسند کرتے ہیں اور پھر جب باتیں ہو رہی ہوتی ہیں تو ایسے بے لاگ تبصرے ہو رہے ہوتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا کہ اگر ان کے اپنے بارہ میں یہ پتہ لگ جائے کہ فلاں فلاں مجلس میں ان کے بارہ میں بھی ایسی باتیں ہوئی ہیں تو برا لگتا ہے، برداشت نہیں کر سکتے، فوراً مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جو باتیں وہ اپنے لئے پسند نہیں کرتے، اپنے بھائی کے لئے بھی پسند نہ کریں۔ جن باتوں کا ذکر اپنے لئے مناسب نہیں سمجھتے کہ مجلسوں میں ہوں، اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند کریں کہ اس کا ذکر بھی اس طرح مجلسوں میں نہ ہو۔

(روزنامہ الفضل 13/ اپریل 2004ء)

سچ کی لکھی ہوئی تحریر

دل کے جذبات کی توقیر دکھائی دے ہے
اب تو ہر خواب کی تعبیر دکھائی دے ہے

کوئی آیا ہے محبت کے زمانے لے کر
عشق اب اپنی ہی جاگیر دکھائی دے ہے

دل کے آنگن میں مہکنے لگے چاہت کے گلاب
ہر طرف پیار کی تاثیر دکھائی دے ہے

ہم تو بس ایک ہی صورت کے تمنائی ہیں
ہم کو بس ایک ہی تصویر دکھائی دے ہے

رنگ اور نور کے بہتے ہوئے ان دھاروں میں
اس کے ہی حسن کی تنویر دکھائی دے ہے

ان کی چاہت جو مری زیست کا عنوان بنی
اب سنورتی ہوئی تقدیر دکھائی دے ہے

یہ زمیں اور فلک سب ہیں محبت کے اسیر
چار سُو عشق کی زنجیر دکھائی دے ہے

اے مرے دیدہ ورو وقت کی دیواروں پر
سچ کی لکھی ہوئی تحریر دکھائی دے ہے

عبدالصمد قریشی

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

پروفیسر جوگیش پتی، کیلی فورنیا.................................ترجمہ: مکرم زکریا ورک صاحب کینیڈا

میرا سائنسی شریک کار، عبدالسلام

نوٹ: نظری طبیعات کے ماہر اور پروفیسر عبدالسلام کے سائنسی شریک کار پروفیسر جوگیش پتی Jogesh Pati کی پیدائش 1937ء میں اڑیسہ میں ہوئی تھی۔ آپ عرصہ دراز تک یونیورسٹی آف میری لینڈ کے ڈیپارٹمنٹ آف فزکس کے سربراہ رہے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آجکل آپ سٹین فورڈ نیشنل ایکسل لیٹر لیبارٹری SLAC (سٹین فورڈ کیلی فورنیا) میں برسر روزگار ہیں۔ درج ذیل مضمون آپ نے مجھے فروری 2010ء میں ڈاک سے بھجوایا تھا۔ مئی 1997ء کا تحریر کردہ درج ذیل مضمون **'فزکس ٹوڈے'**، 'انڈین فزکس ایسوسی ایشن کے میگزین **'فزکس نیوز'**، اور انڈین فزکس ایسوسی ایشن کی امریکن برانچ کے رسالہ **'نیوز لیٹر'** میں بھی شائع ہوا تھا۔

zakaria.virk@ontario.ca

عبدالسلام جن کی وفات ستر سال کی عمر میں 21 نومبر 1996ء کو ان کے اپنے گھر آکسفورڈ میں ہوئی تھی، ایک عظیم سائنسدان اور انسانیت نواز شخص تھے۔ ان کی شہرت الیکٹرو ویک یونی فی کیشن کے پیش رو کام کی وجہ سے ہے جو کہ بیسویں صدی کی طبیعات میں سب سے افضل کارنامہ تھا۔ اس اہم کام کی بناء پر 1979ء کے نوبیل انعام میں آپ شیلڈن گلاشو اور سٹیون وائن برگ کے ساتھ برابر کے شریک قرار دئے گئے تھے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کو اس بات کی وجہ سے بھی ہمیشہ یاد رکھا جائے گا کہ انہوں نے تیسری دنیا میں سائنس کی ترویج کیلئے زریں خدمات انجام دی تھیں۔ اس یقین واثق کی بناء پر کہ سائنس اور ٹیکنالوجی دونوں مل کر آزادی کی نعمت سے ہمکنار کرنے والی قوت بن جاتے ہیں، انہوں نے سوچا کہ اس قوت کو تمام نوع انسانی کے فائدہ کیلئے استعمال کیا جانا چاہئے خاص طور پر تیسری دنیا کیلئے۔ یوں انہوں نے اپنے فعال کیرئیر کا ایک کثیر حصہ اس نصب العین کیلئے وقف کردیا تھا۔ اس ضمن میں ان کی زندگی بھر کی کوششوں کی وجہ سے چند ایک بہترین ریسرچ سینٹرز وجود میں آئے بشمول ٹریسٹ (اٹلی) میں انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس کے، جس کی داغ بیل انہوں نے 1964ء میں رکھی تھی اور 30 سال تک اس کے ڈائریکٹر رہے تھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے متعدد انٹرنیشنل فاؤنڈیشنز کی بھی داغ بیل رکھی بشمول تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز کے اور بین الاقوامی انعامات کا اجراء کیا۔ ان سب کاموں کا مدعا تیسری دنیا میں سائنس اور ٹیکنالوجی کو بلند مرتبہ دلانا مقصود تھا۔

فزکس میں اہم خدمات سرانجام دینے کی وجہ سے سلام کو متعدد انعامات دئے گئے بشمول رائل میڈل، رائل سوسائٹی آف لندن کا کوپلی میڈل، میکس ویل پرائز اور نوبیل پرائز۔ وہ نیوکلئیر ڈس آرمامنٹ اور پگواش کانفرنس کے زبردست حامیوں میں سے ایک تھے۔ امن اور بین الاقوامی تعاون میں خدمات کی وجہ سے ان کو کئی ایک بڑے بڑے انعامات دئے گئے بشمول 1968ء میں ایٹمز فار پیس ایوارڈ، اور 1989ء میں سائنس فار پیس پرائز۔ 1989ء میں ہی ان کو آنریری نائٹ کمانڈر آف دی برٹش ایمپائر KBE کا لقب تفویض کیا گیا۔ **یہ مان لینا خاصا مشکل ہو جاتا ہے کہ ایک واحد شخص سائنس کی تخلیق اور ترویج کیلئے اتنا کچھ کرسکتا ہے۔ اس لحاظ سے سلام بلاشبہ ایک منفرد انسان تھے بلکہ ایک فینامنن۔**

سلام کی پیدائش 1926ء میں جھنگ کے چھوٹے شہر میں ہوئی تھی جو اس وقت برطانوی ہندوستان میں تھا اور آجکل پاکستان کا حصہ ہے۔ چھوٹی عمر سے ہی چھری کی طرح تیز ذہانت کی وجہ سے شہرت پانے پر، انہوں نے ہائی سکول اور انڈر گریجوایٹ کی تعلیم اس رنگ میں مکمل کی کہ ان کو پنجاب یونیورسٹی سے 1946ء میں بہت سارے ایوارڈز ملے اور سینٹ جانز کالج، کیمبرج برطانیہ سے سکالرشپ بھی مل گئی تا کہ وہ اپنی گریجوائٹ تعلیم کو مکمل کرسکیں۔ کیمبرج یونیورسٹی میں بھی انہوں نے سب طالبعلموں پر سبقت حاصل کر کے فزکس اور ریاضی میں ڈبل فرسٹ حاصل کی۔ اب انہوں نے پال میتھوز سے جو پی ایچ ڈی مکمل کرنے والا تھا، ملاقات کے دوران درخواست کی کہ وہ ان کو ڈاکٹریٹ کرنے کیلئے کوئی سائنسی مسئلہ تجویز کرے۔ اس دور میں تھیوریٹیکل فزکس میں دماغی ہیجان پیدا کرنے والا سائنسی مسئلہ QED (کوانٹم الیکٹروڈائی نامکس) میں ری نارمالائزیشن کا مسئلہ تھا۔ اس مسئلہ کو جو لین شونگر، ٹومونا گا، فین مان اور ڈائی سن نے اپنے ٹھوس مقالہ جات میں بیان کیا تھا کہ کس طرح QED میں ڈائی ورجنسز کو دور رکھا جا سکتا جس کی وجہ سے دو دہائیوں سے اس مسئلہ میں دشواریاں پیدا ہو رہی تھیں۔ اس کیلئے تجربات نے بھی تھیوری کے ساتھ میل کھایا تھا اور انٹی ٹیز entities کی اقدار بھی مناسبت رکھتی تھیں جیسا کہ anamolous magnetic moment of the electron۔ میتھیوز نے سلام سے کہا کہ وہ دیکھے اس مسئلہ سے گریز کی کوئی راہ نکل سکتی ہے؟ میتھوز ہکا بکا رہ گیا جب سلام نے اس سائنسی مسئلہ کا حل چند ہی مہینوں میں دریافت کرلیا۔ سلام کے اس سائنسی معرکے کا اس فیلڈ میں کافی اچھا اثر ہوا اور اس کی وجہ سے ان کو یونیورسٹی آف کیمبرج نے 1950ء میں سمتھ پرائز کا حقدار قرار دیا۔ یہی وہ سائنسی معرکہ ہے جس کی وجہ سے سلام اپنے کیرئیر کے آغاز میں ہی عالمی شہرت کے حامل ہوگئے تھے۔

کیمبرج میں ڈاکٹریٹ مکمل کرنے کے بعد، سلام 1951 میں پنجاب یونیورسٹی میں پروفیسر آف میتھے میٹکس بن کر پاکستان لوٹ گئے تا کہ وطن عزیز میں نظریاتی طبیعات میں ریسرچ گروپس کو تشکیل دے سکیں۔ سرکاری سطح پر کوئی حوصلہ افزائی اور حمایت نہ ہونے نیز فزکس کے میدان میں ان کو جس قسم کے اکیلے پن سے واسطہ پڑا، سلام ان امور سے بہت ہی بددل ہوئے تھے۔ انہوں نے سوچا کہ وہ وطن عزیز کی خدمت ملک سے باہر رہ کر بہتر خدمت کرسکتے ہیں اس لئے وہ 1954ء میں سینٹ جانز کالج میں لیکچرار اور فیلو بن کر واپس کیمبرج آگئے۔ تین سال بعد انہوں نے 1954ء میں امپریئل کالج، لندن یونیورسٹی میں پروفیسر کا عہدہ قبول کرلیا۔ یہاں وہ دنیا کا اول ترین تھیورٹیکل فزکس گروپ قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے، خاص طور پر اس گروپ نے جو کام پارٹیکل فزکس کی سمیٹریز میں سرانجام دیا تھا۔ اس عرصہ میں سلام کی بہترین کنٹری بیوشن نیوٹرینو کی ٹو کمپونٹ تھیوری two-component theory of neutrino کی تجویز تھی۔ اور اس کے ہمراہ chirality symmetry کا آئیڈیا تھا جو دو دیگر سائنسدانوں لی اور لانڈاؤ Lee and Landau نے بھی پیش کیا تھا تا کہ نیوٹیرینو کے ماس لیس masslessness of neutrino ہونے کے مسئلہ کو سلجھایا جا سکے۔ اس سائنسی کام اور دیگر کاموں کی بناء پر سلام 33 سال کی عمر میں رائیل سوسائٹی کے سب سے کم عمر والا فیلو چن لئے گئے تھے۔

دس سال کے عرصہ 67-1957ء میں سلام کی ریسرچ کا مرکزی موضوع، جو اول اول انہوں نے جے سی وارڈ کے اشتراک سے شروع کیا تھا، وہ ریڈیو ایکٹیو ویک اور الیکٹرو میگ نیٹک فورسز کے مابین اتحاد تھا۔ یہ سائنسی آئیڈیا 1957ء میں جولیئن شونگر نے پیش کیا تھا اور اپنی سپرٹ میں میکس ویل کے الیکٹرک اور میگ نیٹک فورسز کی بظاہر الگ الگ قوتوں میں اتحاد کے مشابہ تھا۔ اس کے بعد شیلڈن گلاشو Glashow نے گیج سیمٹری کے فائدہ مند ہونے کے بارہ میں تجویز پیش کی۔ اس کے بعد پی ڈبلیو ہگز P.W. Higgs نے فیصلہ کن مشاہدہ کیا جو ایف اینگلرٹ اور براؤٹ سے 1964ء میں آزادانہ طور پر تھا بلکہ ان سے بھی پہلے پی اینڈرسن نے دکھایا تھا کہ کس طرح ماس لیس گیج پارٹیکلز گیج سمٹریز کی سپون ٹینس بریکنگ spontaneous breaking سے ماس mass حاصل کر لیتے ہیں۔ ان تحقیقات کے بعد وائن برگ نے 1967ء میں اور سلام نے 1968ء میں الیکٹرو ویک یونی فی کیشن کا ماڈل تجویز کیا جس کی بنیاد گیج سمٹریز کی سپون ٹینس بریکنگ تھی۔ اس ماڈل نے اس وقت سرعت سے قبولیت حاصل کر لی جب جیرارڈ ہوفٹ Gerard t'Hooft نے یہ ثابت کر دیا کہ اس قسم کا ماڈل ری نارما لائز ہونے کے قابل ہے، جس طرح کہ کوانٹم الیکٹروڈائی نامکس QED ہوتا ہے۔ چنانچہ اس چیز نے پیمائش کے قابل مقداروں کی پیشگوئی کر دی بشمول ڈبلیو W اور زیڈ Z پارٹیکلز کے، نیز نیوٹرل کرنٹ کے درجنوں ویک پروسسز کے۔ گزشتہ سالوں میں ان پیشگوئیوں کی تجربات کے ساتھ حیران کن حد تک مطابقت ثابت ہو چکی ہے۔ سلام کا یہ سائنسی کام جواب پاٹیکلز فزکس میں سٹینڈرڈ ماڈل کا حصہ ہے، اس کے سبب سلام 1979ء میں گلاشو اور وائن برگ کے ساتھ نوبل انعام میں شریک کار ہوئے تھے۔

75-1974ء کے عرصہ کے دوران سلام نے ایک اور نمایاں کنٹری بیوشن جان سٹرادھی John Strathee کے ساتھ مل کر کی تھی۔ انہوں نے سپر سپیس، سپر فیلڈ فارملزم سے دنیا کو متعارف کرایا جو ایک نئی قسم کی سمٹری یعنی سپر سمٹری super-symmetry سے تعلق رکھتی تھی۔ فیلڈ تھیوریز میں سپر سمٹری کے رکھ رکھاؤ کو جاننے کیلئے سلام، سٹرادھی کی یہ تھیوری ناگزیر ثابت ہوچکی ہے۔

پروفیسر سلام کے ساتھ میرا سائنسی تعاون

پروفیسر سلام اور میرا سائنسی تعاون 1972ء میں ٹریسٹ کی میری مختصر وزٹ کے دوران شروع ہوا تھا، اور اگلے دس سالوں تک اس میں بہت گھما گھمی رہی تھی۔ مئی 1972ء میں جب میں ٹریسٹ پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ " گلاشو-سلام-، وائن برگ ماڈل" کے اصل سے قدرے مختلف نمونوں پر مقالہ جات کی بھر مار ہو چکی ہے۔ سہ پہر کے وقت چائے پینے کے ایک اجلاس میں میں نے سلام سے ذکر کیا کہ: there ought to be a compelling reason for the weak-bypercharge assignments of SU(2) xU(1) -model , and that an underlying theory should provide a reason for the co-existence of quarks and leptons.

کوارکس Quarks اور لپٹانز Leptons کو ایک ہی multiplet میں رکھنا اس زمانے میں غیر رسمی تھا۔ بجائے اس کے سلام اس آئیڈیا کے بارہ میں کوئی تذبذب کا اظہار کرتے، جیسا کہ چند دیگر افراد نے کیا تھا، انہوں نے مجھے جواب دیا: **"یہ بہت ہی اعلیٰ قسم کا خیال ہے، آؤ ہم دونوں مل کر اس پر مزید کام کرتے ہیں"**۔ اس قسم کی فوری ستائش میرے لئے حوصلہ افزائی کا منبع تھی۔ یوں ہمارا سائنسی تعاون چائے کی پیالی پر شروع ہوا تھا۔

اس کے کچھ روز بعد پروفیسر سلام نے بہت ہی اہم آئیڈیا پیش کیا کہ اگر یہ جان جائیں کہ کیونکر

الیکٹران اور پروٹان میں مساوی اور مخالف چارجز ہوتے ہیں، تو انسان فین مین Feynman کے سوال کا جواب دے سکے گا کہ الیکٹران اور پروٹان (بجائے پوزیٹران اور پروٹان کے) have the same sign of longitudinal polarization in Beta decay. اب اس آئیڈیا نے اس تحقیق کو اور بھی اہم بنادیا کہ الیکٹران اور پروٹان کے چارجز کا صحیح طور پر فقدان حاصل کیا جائے۔

دو ہفتوں کے بعد اتوار کے روز دو پہر کے وقت مجھے یہ خیال آیا کوارکس اور لیپٹان کو بڑے عمدہ طریقے گیج سمٹری SU(4) color کو استعمال میں لا کے متحد کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ یہ اتوار کا روز تھا، سلام اس وقت سینٹر میں اپنے دفتر میں دفتری کام میں مصروف تھے، اور مجھے کہا کہ میں ان کو ملنے چلا آؤں۔ میری خوش قسمتی کہ مجھے اس روز کی آخری بس مل گئی اور دوپہر کے آخری حصہ میں مرکز ICTP پہنچ گیا۔ یہ آئیڈیا جو چند گھنٹوں قبل مجھے سوجھا تھا، سلام برجستہ میرے ولولہ اور خوشی میں برابر کے شریک ہوگئے۔ ہم پر یہ بات واضح ہوگئی کہ شاید SU(4) color بنیادی نظریہ ثابت ہوجائے۔ 1973ء میں ہماری تجویز کہ پروٹان زوال پذیر ہے، اس کے بارے میں فزکس کمیونٹی نے شک و شبہ کا اظہار کیا تھا۔ ہمارا مقالہ '**فزیکل ریویو لیٹرز**' میں شائع نہ ہوسکا کیونکہ ریفری نے اس کو رد کردیا تھا۔ لیکن بعد میں جب میں نے اس کا تردیدی جواب لکھا تو چیف ایڈیٹر نے اس کو قبول کرلیا تھا۔ ہم نے اس ضمن میں تجرباتی سائنسدانوں یعنی ماریس گولڈ ہابر Maurice Goldhaber اور فریڈرک رائنز Fredrick Reins سے تعلق قائم کیا کہ وہ پروٹان کے زوال پذیر ہونے کے بارہ میں تجربات دوبارہ شروع کردیں۔

سلام کی شخصیت کے ایک پہلو پر مزید روشنی ڈالنی ضروری ہے۔ ہمارا سائنسی تعاون جو دس سال کے عرصہ پر محیط تھا اس دوران لاتعداد خطوط، فیکسز، فون پر دلائل اور دلائل کا رد، آمنے سامنے مختلف نظریات کا اظہار اور گرما گرم بحث، فزکس میں نظریاتی بحثیں، مگر یہ سب کچھ اچھے ماحول اور صاف دلی سے کیا گیا تھا۔ ہماری گفتگو کے دوران ان کے چند مخصوص پسندیدہ محاورے ہوتے تھے۔ مثلاً کئی بار ایسا ہوا کہ ان کو کوئی آئیڈیا سوجھتا اور وہ فوراً جوش میں آجاتے تھے۔ اگر میں اس کے جواب میں کہتا کہ میں اس آئیڈیا کو فلاں فلاں وجوہات کی بناء پر پسند نہیں کرتا، تو وہ بے صبر ہوجاتے اور مجھے کہتے: جناب عالی، آپ کیا چاہتے ہیں؟ خون۔ میں اس کے جواب مسکرا کر کہتا نہیں پروفیسر سلام، میں اس سے بھی بہتر کوئی اور چیز چاہتا ہوں۔ چاہے میں صحیح یا غلطی پر تھا وہ کبھی بھی برا نہیں مناتے تھے۔

انسانیت نواز اور سائنس کا پیامبر

جہاں عبدالسلام ایک طرف اپنی سائنسی ریسرچ میں آگے کی طرف قدم رنجہ تھے، وہاں انہوں نے تیسری دنیا میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کا اپنا مطمح نظر کبھی نظرانداز نہ ہونے دیا تھا۔ حقیقی معنوں میں ان کو اس بات پر دکھ پہنچتا تھا کہ تیسری دنیا میں اتنے قابل نوجوانوں کو مواقع فراہم نہیں ہوتے کہ وہ سائنس میں اپنا لئے مقام پیدا کرسکیں، اور جیسا کہ ان کا کہنا تھا کہ:

" اتنے خوابیدہ قابلیت والے اعلیٰ درجہ کے سائنسداں ضائع ہوجاتے ہیں"

وہ سائنسدانوں کی علمی تنہائی سے بھی نالاں تھے جس سے تھرڈ ورلڈ کے سائنسدانوں کو اپنے وطنوں میں واسطہ پڑتا ہے۔ سائنسدانوں کی مدد کرنے کے مصمم ارادے سے انہوں نے 1960ء میں اقوام متحدہ کے ادارے انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی سے رابطہ قائم کیا تاکہ کسی جگہ پر انٹرنیشنل سینٹر فار تھیورٹیکل فزکس قائم کیا جاسکے۔ سلام کی تجویز کو بڑی شدومد سے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا، ایک ترقی پذیر ملک سے IAEA کے ایک نمائندہ نے تو یہ کہہ دیا کہ: "تھیورٹیکل فزکس سائنس کی رولز رائیس ہے، جبکہ ترقی پذیر ممالک کو صرف بیل گاڑیوں کی ضرورت ہے"۔ چار سال تک سلام اور اس کے دیگر رفقائے کار نے بڑی شدت سے سینٹر قائم کرنے کی مہم جاری رکھی، اور آخرکار 1964ء میں IAEA کی جزوی مدد سے اور اٹلی حکومت کی بنیادی مدد سے سلام ICTP، ٹریسٹ کے شہر میں قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

عبدالسلام کی ان تھک کوششوں کے طفیل آئی سی ٹی پی جلد ہی ریسرچ سینٹر اور ٹریننگ سینٹر کے طور پر دنیا کے نقشے پر ابھرا، جہاں سے نہ صرف اعلیٰ درجے کے سائنسداں جنم لیتے ہیں بلکہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے سائنسدانوں کیلئے ہر سال ورکشاپس اور سمر سکولز کے ذریعہ باہم ملنے کے مواقع بھی فراہم کئے جاتے ہیں۔ سینٹر کی 33 سالہ تاریخ میں 60,000 تجرباتی سائنسداں اور تھیورٹیکل ریسرچ کے طبیعات داں مرکز کی میزبانی سے لطف اندوز ہوچکے ہیں، جبکہ ان میں نصف ترقی پذیر ممالک سے تھے۔ ان سائنسدانوں کی ریسرچ کی فیلڈز فنڈامینٹل فزکس سے لیکر اطلاقی اور پیور فزکس پر ممتد ہوتی ہیں، جبکہ اطلاقی فزکس میں فزکس آف میٹریلز، مائیکروپروسیسرز، انرجی، فیوژن، ری ایکٹرز، سولر اینڈ نان کونشنل انرجی، لیزرز، اوشینز oceans، سسٹمز انالے سز، جیوفزکس، بائیو فزکس اور نیورو فزکس شامل ہیں۔ سینٹر میں آنیوالے صدیوں سائنسدانوں کے ساتھ گفتگو سے مجھے اندازہ ہوا ہے کہ سینٹر تھرڈ ورلڈ کے طبیعات دانوں کی سائنسی زندگی کو زندہ رکھنے میں کتنا اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

ٹریسٹ کا شہر اگرچہ ساحل سمندر اور پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے، انہوں نے کبھی بھی کام سے چھٹی نہیں کی تھی۔ اس دوران کہ ان کا خاندان برطانیہ میں مقیم تھا وہ بذات خود آئی سی ٹی پی کی عمارت کے ساتھ کی حویلی میں رہائش پذیر رہتے تھے۔ ہر دو ہفتوں کے لگ بھگ وہ چند روز کیلئے برطانیہ اپنے خاندان سے ملنے جایا کرتے تھے۔ یوں ان کو زیادہ وقت مل جاتا تھا کہ وہ سینٹر کی ضروریات اور اپنی عالمی جدوجہد پر توجہ دے سکیں، لیکن اس کا مطلب یہ بھی تھا کہ وہ ذاتی طور پر بہت بڑی قربانی دے رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور ذہنی اتحاد ان کیلئے ہر آن اندرونی صلابت کا منبع ہوتا تھا۔ آپ ایک مؤثر مقرر تھے اور مالی تعاون کرنے والے اداروں کے ساتھ بہترین سفارت کار ہوتے تھے۔ آپ کی وہ تقاریر خاص طور پر وہ جو اقوام متحدہ جیسے اداروں کے عام سامعین کیلئے ہوتی تھیں، وہ قصوں، مماثلتوں، تشبیہات اور حقائق سے معمور ہوتی تھیں۔ ان کا مقصد تھرڈ ورلڈ میں سائنس اور ٹیکنالوجی کیلئے مزید امداد کی ضرورت کے نصب العین کو واضح کرنا ہوتا تھا۔ اور آخری بات یہ کہ سلام تیسری دنیا میں مقیم سائنسدانوں کی ضروریات وحوائج کو دلی طور پر محسوس کرتے تھے۔ اپنے احساسات کا عملی رنگ میں اظہار کرنے کیلئے انہوں نے نوبیل انعام سے ملنے والی ساری کی ساری رقم ترقی پذیر ممالک میں سائنس کے فروغ کیلئے دے دی۔ باوجود اس کے کہ ان کی میٹنگز اور ملاقاتیں حد سے زیادہ ہوتی تھیں، وہ اس بات کا اہتمام کرتے تھے کہ سینٹر میں آنے والے ہر اس شخص سے جو ملنے کا طالب ہوتا تھا اس سے ملاقات کریں، بلکہ وہ اس کوشش میں رہتے کہ تمام ایسے افراد کی ضروریات کو حتی الوسع کوشش سے پوری کرسکیں۔ ایسی شاندار خصوصیات کا ایک شخص میں مجتمع ہوجانا ہی وہ وجوہات ہیں کہ سلام نے بہت بڑھ کر کامیابیاں حاصل کیں۔

عبدالسلام نے آئی سی ٹی پی جیسے پوری دنیا میں پھیلے 20 سینٹرز قائم کرنے کا سپنا دیکھا تھا جن میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے مختلف پہلوؤں پر ریسرچ کی جاسکے۔ انہوں نے دولت سے مالا مال ترقی یافتہ اور کئی ایک ترقی پذیر ممالک (خاص طور پر عرب ممالک سے) اس ضمن میں دردمندانہ اپیل کی، نیز اپنے اپنے ممالک میں بھی سائنس اور ٹیکنالوجی میں زیادہ مالی امداد فراہم کرنے کیلئے کہا۔ انہوں نے 20 سینٹرز کے قیام کیلئے ورلڈ بنک سے بھی رابطہ قائم کیا اور 1990ء میں جزوی یقین دہانی بھی کی گئی تھی۔ اس دوران سلام ایک عالمی یونیورسٹی کے قیام کا بھی سپنا دیکھ رہے تھے جس کو بین الاقوام سے مالی امداد وصول ہونا تھی۔ اس قسم کی یونیورسٹی نے چلنے کیلئے دنیا بھر کی یونیورسٹیوں کے ایک کنسورشیم سے جڑے ہوئے ہونا تھا۔

ایسے منصوبوں کیلئے سلام کی کوششوں میں ان کی زندگی کے آخری آٹھ سالوں میں ایک اعصابی بیماری کے لاحق ہوجانے سے جو پارکن سن کی بیماری کی طرح تھی، بدقسمتی سے سخت رکاوٹ پڑگئی۔ تاہم کئی دیگر افراد کی کوششوں سے آپ ایک انٹرنیشنل سینٹر فار جینیٹک انجینئرنگ اینڈ بائیوٹیکنالوجی جس کی شاخیں ٹریسٹ اور دہلی میں تھیں، اور ٹریسٹ میں انٹرنیشنل سینٹر فار سائنس اینڈ ہائی ٹیکنالوجی قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اس کے علاوہ آپ کسی ممکنہ حد تک ایڈنبرا، سکاٹ لینڈ میں انٹرنیشنل سینٹر فار میتھے میٹکس، بوگاٹا کولمبیا میں انٹرنیشنل سینٹر فار فزکس، انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار تھیورٹیکل اینڈ اپلائیڈ فزکس، آئی یوا IOWA سٹیٹ یونیورسٹی امریکہ، اور ایشیا پیسفک سینٹر فار تھیورٹیکل فزکس، سول کوریا ان اداروں کے قیام میں مصروف عمل رہے تھے۔ اگر عبدالسلام نے اچھی صحت میں زندگی کے کچھ سال اور گزارے ہوتے، تو بہت سارے اور ادارے قائم ہوجانے تھے۔ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کو مخاطب ہوتے ہوئے، سلام اکثر یہ محاورہ استعمال کرتے تھے:

سائنس سستی نہیں مگر اس پر ہونے والا خرچ دس گنا واپس آئیگا۔

عبد السلام کو بیسویں صدی کے ایک عظیم سائنسدان اور ایک انسانیت نواز شخص کے طور پر یاد رکھا جائیگا جس نے تیسری دنیا میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے مقام کو بلند کرنے کیلئے اپنی زندگی وقف کردی تھی۔ بیس بین الاقوامی مراکز کے قیام نیز ورلڈ یونیورسٹی کے قائم کرنے کا سپنا دیکھنا شاید اپنے دور سے بہت آگے تھے سائنسدانوں کے آج کے دور کی نسل اور عالمی لیڈروں کا اب یہ کام ہے کہ وہ اس سپنے کو پورا کردیں۔

بقیہ صفحہ 6

اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم الحاج مولوی محمد یوسف یاؤسن صاحب نائب امیر اوّل وقائمقام امیر ومشنری انچارج گھانا تھے۔ تقریب کے باقاعدہ آغاز سے قبل مہمان خصوصی صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی۔ اس کے ساتھ ہی جامعہ احمدیہ کی فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر کی آواز سے گونج اٹھی۔ تلاوت قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود کے کلام

''حمد وثناء اسی کو جو ذات جاودانی''

سے تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے تفصیلاً سالانہ رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کے بعد ملک مالی سے تعلق رکھنے والے ایک طالب علم نے نہایت خوش الحانی سے حضرت اقدس مسیح موعود کا عربی قصیدہ فی مدح حضرت رسول مقبول ﷺ پیش کیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے علمی اور ورزشی مقابلوں میں پوزیشنز لینے والے طلبہ میں انعامات تقسیم کئے۔ بعدہ مہمان خصوصی نے امسال جامعہ احمدیہ گھانا سے فارغ التحصیل ہونے والے 35 طلبہ کو ڈپلومہ سرٹیفیکیٹس عطا کئے۔ پھر جامعہ کے ایک طالب علم نے حضرت مصلح موعود کا دعائیہ منظوم کلام

''بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے''

ترنم سے پیش کیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور اختتامی دعا کروائی۔ پھر فوٹو سیشن ہوا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد جملہ مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

تمام قارئین کی خدمت میں جملہ اسٹاف، طلبہ اور کارکنان کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم حمید اللہ ظفر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا

جامعہ احمدیہ گھانا 2009 کی سرگرمیاں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جامعہ احمدیہ گھانا کو گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی تدریسی اور غیر تدریسی سرگرمیاں بھرپور طریق پر ادا کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ جامعہ احمدیہ گھانا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے چوالیسویں سال میں قدم رکھ چکا ہے۔ اس کا قیام 1966 میں عمل میں آیا تھا، وقت اور ضروریات کے مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے، آج یہ مقدس ادارہ متلاشیان حق کی آبیاری کے لیے براعظم افریقہ میں ایک روشن ستارے کی مانند چمکتا نظر آرہا ہے۔ اس ادارہ کی گود میں اس وقت سترہ (17) ممالک سے تعلق رکھنے والے، مختلف قومیتوں کے مختلف بولیاں بولنے والے فرزندان احمدیت ایک پرچم تلے جمع ہوکر، مسیح دوراں کی تعلیمات سے بہرہ ور ہوکر اپنے اندر روحانی تبدیلیاں لانے کے لیے کوشاں ہیں تاکہ جب وہ یہاں سے تعلیم مکمل کرکے اپنے لوگوں کی طرف واپس لوٹیں تو اپنے نور سے انھیں بھی منور کردیں۔ قارئین کی خدمت میں جامعہ احمدیہ گھانا کے شب وروز بغرض دعا پیش ہیں:۔

جامعہ احمدیہ گھانا میں اس وقت تین سالہ نصاب رائج ہے اور سال 2009 میں طلبہ کی کل تعداد ایک صد رہی جن میں سے 72 غیر ملکی اور باقی 28 گھانین تھے۔ سال 2009 میں گھانا کے علاوہ کل 15 ممالک کے کل 72 طلبہ زیر تعلیم رہے جن کا ملک وار جائزہ پیش خدمت ہے۔ برکینا فاسو 28، مالی 10، ٹوگو 5، یوگنڈا 5، گیمبیا 5، آئیوری کوسٹ 4، گنی بساؤ 3، سینیگال 3، بینن 3، کینیا 2، سیرالیون 1، روانڈا 1، فجی 1، نائیجر 1۔

مدرسۃ الحفظ:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت اور اجازت سے یکم مارچ 2005 سے جامعہ احمدیہ گھانا کے زیر انتظام مدرسۃ الحفظ بڑی کامیابی سے جاری ہے جس میں نہ صرف گھانین بچے قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت پارہے ہیں بلکہ حضور انور کی اجازت اور شفقت سے یوگنڈا، گنی بساؤ، گیمبیا، برکینا فاسو اور ٹوگو سے طلبہ آکر تعلیم لے رہے ہیں۔ تادم تحریر کل 20 طلبہ قرآن کریم حفظ کرچکے ہیں اور اس طرح جماعت ہائے احمدیہ گھانا کی تاریخ میں پہلی بار، سال 2009 کے رمضان المبارک میں اس قدر حفاظ کی اقتداء میں نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا تھا۔ الحمد للہ مدرسۃ الحفظ گھانا نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے کم عرصہ میں اپنا ایک خاص مقام بنالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جزا دے دو حفاظ اساتذہ مکرم حافظ مبشر احمد جاوید صاحب اور مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب کو، جو بڑی محنت سے طلبہ کی تعلیم وتربیت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

تدریس جامعہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ کا تعلیمی سال ماہ جنوری سے شروع ہوتا ہے اور ماہ دسمبر میں ہونے والی سالانہ تقریب تقسیم انعامات پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ سال کو دو سمیسٹرز میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر سمیسٹر کے بعد امتحان کا انعقاد ہوتا ہے اور سال کے اختتام پر دونوں سمیسٹرز کے رزلٹ کو ملا کر فائنل رزلٹ تیار کیا جاتا ہے۔

جامعہ احمدیہ کے تدریسی اوقات کا آغاز صبح 7:15 اسمبلی سے ہوتا ہے جس میں پہلے تلاوت قرآن کریم پھر اقتباس از تحریرات حضرت اقدس مسیح موعود پیش کیا جاتا ہے اور آخر پر دعا ہوتی ہے۔ اس کے بعد جملہ طلبہ نظم وضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے قطاروں میں اپنے اپنے کلاس روم میں چلے جاتے ہیں۔ جامعہ کے طلبہ کا یونیفارم سیاہ ٹوپی، سفید شرٹ سیاہ پینٹ، سیاہ ٹائی اور سیاہ بوٹ ہیں۔

جامعہ احمدیہ گھانا میں تدریس انگلش زبان میں ہوتی ہے اس لیے فرنچ ممالک سے آنے والے طلبہ کے لیے مستقل ہدایت ہے کہ وہ نئے تعلیمی سال سے کم ازکم تین ماہ قبل آجائیں تاکہ وہ سپیشل انگلش کلاس سے استفادہ حاصل کرسکیں تاکہ دوران تدریس ان کو زبان کا مسئلہ درپیش نہ ہو۔ فرانکوفون طلبہ کے لیے ہر روز صبح 5:30 تا 6:30 سپیشل انگلش کلاس لگائی جاتی رہی۔ اس سلسلہ میں مکرم الحسن عطا وینچی صاحب دعاؤں کے خاص مستحق ہیں جو ایک لمبے عرصہ سے جامعہ احمدیہ میں انگلش زبان سکھانے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

جامعہ احمدیہ گھانا میں پڑھائے جانے والے مضامین یہ ہیں۔ قرآن کریم ناظرہ، ترجمۃ القرآن، تفسیر القرآن، حدیث، فقہ، کلام، تاریخ، موازنہ مذاہب، عربی، اردو اور انگلش۔ تمام اساتذہ بڑی محنت سے پڑھانے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی بہترین جزاء سے نوازے۔ آمین

دوپہر 1:45 پر چھٹی ہوتی ہے اور طلبہ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد کھانا کھا کر قیلولہ کرتے ہیں۔ نماز عصر ادا کرنے کے بعد طلبہ کھیل کے میدان میں آجاتے ہیں۔ جہاں وہ فٹبال، والی بال اور دیگر انفرادی ورزشیں کرتے ہیں۔ نماز مغرب کے بعد طلبہ کامن روم میں بیٹھ کر ٹی وی کے مختلف پروگرامز سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ نماز عشاء کے بعد طلبہ دو گھنٹے کیلئے سٹڈی کرتے ہیں۔

مجلس علمی وارشاد:

جامعہ میں دوران سال ہونے والے مختلف جلسوں، سیمینارز اور علمی مقابلوں کے لیے یہ شعبہ مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب کی زیر نگرانی بڑی خوش اسلوبی سے کام کررہا ہے۔ دوران سال اس شعبہ کے تحت ہونے والے مختلف پروگرامز کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ حمدیہ محفل، نعتیہ محفل، یوم مصلح موعود، یوم آزادی گھانا، یوم مسیح موعود، جلسہ سیرۃ النبی ﷺ، یوم خلافت، قرآن سیمینار، سیمینار بعنوان Traditional Religions، مقابلہ تلاوت قرآن، مقابلہ نداء، مقابلہ مطالعہ کتب، مقابلہ حفظ ادعیہ، مقابلہ تقریر، مقابلہ حفظ القرآن، مقابلہ پیغام رسانی اور کوئز پروگرام

گروپس:

جامعہ احمدیہ اور مدرسۃ الحفظ کے طلبہ کی صلاحیتوں کو پرکھنے اور ان میں نکھار لانے کے لیے انھیں چار گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ صداقت، امانت، دیانت اور شجاعت۔ ہر گروپ کا ایک استاد نگران ہے جو اپنے گروپ کے طلبہ کی مناسب کونسلنگ کرنے کے ساتھ ساتھ جامعہ میں دوران سال ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلوں کے لیے ایسے طلبہ تیار کرتا ہے جو دوران سال مختلف مقابلوں میں حصہ لے کر اپنے گروپ کے لئے زیادہ سے زیادہ پوائنٹس لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح سال کے اختتام پر ہونے والی تقریب تقسیم انعامات میں بہترین گروپ کو ٹرافی سے نوازا جاتا ہے۔

سپورٹس کمیٹی:

یہ کمیٹی جامعہ میں دوران سال ہونے والی کھیلوں کی نگرانی کرتی ہے جس کے انچارج مکرم حافظ طیب احمد طاہر صاحب ہیں۔ سپورٹس کمیٹی کی نگرانی میں سال 2009 کی سالانہ کھیلیں مؤرخہ 21 دسمبر تا 23 دسمبر منعقد ہوئیں۔ کچھ مقابلے گروپس کی بنیاد پر ہوئے اور کچھ انفرادی۔ مقابلوں کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ فٹبال، والی بال، رسہ کشی، ڈاک دوڑ، میرو ڈبہ، پیدل چلنا، دوڑ سو میٹر، دوڑ پندرہ سو میٹر، تین ٹانگ دوڑ، لمبی چھلانگ، مشاہدہ معائنہ، ثابت قدمی، کلائی پکڑنا، گولہ پھینکنا اور پنجہ آزمائی۔ انفرادی اور اجتماعی کھیلوں میں بہترین کارکردگی دکھانے والوں کو سالانہ تقریب تقسیم انعامات کے موقع پر انعامات سے نوازا گیا۔

رمضان المبارک:

رمضان المبارک میں طلبہ کے لئے ایک خاص پروگرام تشکیل دیا گیا تھا تاکہ طلبہ رمضان المبارک کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوسکیں چنانچہ مکرم مبشر حسین شاہد صاحب جو طلبہ کے تربیتی امور کے نگران ہیں، کی زیر نگرانی دوران رمضان فائنل ایر کے طلبہ باری باری نماز فجر کے بعد مختلف عناوین پر درس دیتے رہے اور نماز عصر کے بعد تمام طلبہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بیان فرمودہ درس القرآن کے سننے کا اہتمام کیا گیا تھا اسی طرح ہر جمعۃ المبارک کے روز نماز فجر کے بعد طلبہ قریبی اکرافو ٹاؤن کے قبرستان میں اساتذہ کی نگرانی میں دعا کے لئے جاتے رہے۔ یہ قبرستان جماعت ہائے گھانا کا قدیمی وتاریخی قبرستان ہے اور یہی وہ ٹاؤن ہے جہاں سے احمدیت کا گھانا میں آغاز ہوا اور اسی قبرستان میں گھانا کے پہلے احمدی مدفون ہیں۔ اس قبرستان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لاکر دعا کرچکے ہیں۔ امسال پہلی دفعہ جامعہ احمدیہ میں نوتعمیر شدہ بیت النور میں گنجائش کے مطابق 6 طلبہ کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس بیت الذکر کا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلافت جوبلی کے تاریخی سال میں دورہ گھانا کے دوران مورخہ 21 اپریل 2008ء کو افتتاح فرمایا تھا اور اس کا نام بیت النور تجویز فرمایا تھا۔

لائبریری:

دوران سال جامعہ احمدیہ کی لائبریری جو لمبے عرصے سے عدم توجہی کا شکار چلی آرہی تھی، کی ازسرنو تزئین کی گئی اس کیلئے گھانا کی مختلف لائبریریوں کا دورہ کرکے جامعہ کی لائبریری کے لئے نیا فرنیچر تیار کروایا گیا۔ کتب کی کمی کو پورا کرنے کے لئے گھانا میں موجود مختلف دینی کتب خانوں کا دورہ کرکے معیاری کتب حاصل کی گئیں اس کے علاوہ مرکز سے جماعتی کتب کے حصول کو ممکن بنانے کی سعی کی گئی۔ لائبریری میں موجود گزشتہ جماعتی اخبارات ورسائل کی سال وار فائلنگ اور ریکارڈ کی درستگی ایک مشکل امر تھا مگر بفضل اللہ تعالیٰ اس مشکل کو حل کیا گیا اور شبانہ روز محنت سے گزشتہ کئی سالوں کے ریکارڈ کو باترتیب طریق سے جلد بندی کرواکر محفوظ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ طلبہ کی سہولت کے لیے لائبریری میں MTA کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ طلبہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھاسکیں۔

کمپیوٹر سیکشن:

وقت کا تقاضا تھا کہ جامعہ احمدیہ کے طلبہ کو کمپیوٹر کے استعمال سے ہم آہنگ کیا جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جامعہ احمدیہ گھانا کو ایک کمپیوٹر لیب کے قیام کی توفیق ملی ہے۔ جس میں سردست پانچ (5) کمپیوٹرز رکھے گئے ہیں اور ان میں اضافہ کیا جائے گا۔

ہوسٹل:

جامعہ احمدیہ اور مدرسۃ الحفظ کے طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ ان کی رہائش ہوسٹل میں ہو تاکہ ان کی تعلیم وتربیت کا فریضہ احسن طور پر انجام پاسکے۔ چنانچہ اس وقت کل 146 طلبہ ہاسٹل میں قیام پذیر ہیں جن کے جملہ امور کی نگرانی مکرم طاہر احمد ظفر صاحب بحیثیت سپرنٹنڈنٹ کام کررہے ہیں۔ طلبہ کے کمروں کی صفائی کا معیار maintain رکھنے کے لیے ہر جمعہ

کو اساتذہ کی ایک کمیٹی ہر کمرے میں جا کر صفائی کا معیار جانچتی ہے اور باقاعدہ اس کی مارکنگ ہوتی ہے اور سال کے اختتام پر بہترین کمرے والوں کو انعام دیا جاتا ہے۔

کلاسز و دورہ جات:

جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلبہ کو یہ توفیق بھی مل رہی ہے کہ وہ جامعہ کے قرب و جوار میں بسنے والے احمدیوں کی تعلیم و تربیت میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔ چنانچہ جامعہ کے اساتذہ بعض قریبی جماعتوں میں جا کر نماز جمعہ پڑھانے کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیم و تربیت کیلئے مختلف پروگرام بناتے ہیں۔ بعض اساتذہ کو ریڈیو پروگرامز کے ذریعے بھی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ اس کے علاوہ ہر روز جامعہ کے دو طلبہ اکرافو ٹاؤن میں نماز مغرب کے بعد بچوں کی کلاس لیتے ہیں۔

وقف عارضی:

طلبہ کی عملی ٹریننگ کے لیے ہر سال کی طرح اس سال بھی پہلے سمیسٹر کے بعد انھیں وقف عارضی کے لیے گھانا کے 9 مختلف ریجنز میں مورخہ 18 سے 30 جون تک بھجوایا گیا۔ جہاں طلبہ نے بڑی محنت سے جماعت کی تعلیم و تربیت کا فریضہ سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ بھی کی جس کے نتیجہ میں پانچ بیعتیں حاصل کرنے کی توفیق ملی۔

پکنک:

طلبہ کی تفریح کیلئے بھی 23/اپریل 2009ء کو ساحل سمندر پر پکنک کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں جامعہ کے سٹاف نے بھی بھرپور شرکت کی۔ اس کے لیے طلبہ نے مختلف قسم کے تفریحی پروگرامز تیار کیے تھے جو بہت پسند کیے گئے۔

وقار عمل:

جامعہ احمدیہ اور ماحول کی صفائی کو برقرار رکھنے کے لیے طلبہ ہر جمعرات کو نماز عصر کے بعد وقار عمل کرتے ہیں جس کی نگرانی مکرم عبدالوحید بھٹی صاحب کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر اہم موقع کی مناسبت سے طلبہ جامعہ کی صفائی کا اہتمام کرتے ہیں۔ جامعہ کے کچن میں چونکہ زیادہ تر لکڑی بطور ایندھن استعمال ہوتی ہے اس لیے دوران سال ایک اہم وقار عمل ایسی لکڑی کو اکٹھا کرنے کی غرض سے ہوتا ہے۔ جس میں طلبہ سال بھر کا ایندھن اکھٹا کرتے ہیں۔

نرسری:

مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب کی زیر نگرانی جامعہ کی ایک خوبصورت نرسری ہے جس میں مختلف قسم کے پھول اور پودے لگائے گئے ہیں۔ یہ جامعہ کی عمارت کے بالکل سامنے واقع ہے اور جامعہ میں آنے والے ہر شخص کو گلاب کے پھول خوش آمدید کہتے ہیں۔

اجتماعات میں شمولیت:

طلبہ کی ہمیشہ سے روایت رہی ہے کہ وہ نہ صرف ہر جماعتی پروگرام میں بھرپور شرکت کرتے ہیں بلکہ ڈیوٹیوں کے ذریعہ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ جامعہ احمدیہ گھانا کے طلبہ بھی اس روایت کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ سال 2009ء میں ہونے والے خدام اور اطفال کے اجتماعات میں طلبہ نے بھرپور حصہ لیا اس کے علاوہ آخری سال کے طلبہ کو نیشنل مجلس شوریٰ کے موقع پر ڈیوٹیز سرانجام دینے کی بھی توفیق ملی۔

شعبہ زراعت:

جامعہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ زرعی پروجیکٹس پر بھی کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے چنانچہ جامعہ کے اطراف میں واقع زرعی اراضی پر خاکسار کی زیر نگرانی مختلف قسم کے پھلدار اور پھولدار پودے لگائے گئے ہیں۔ ان پھلدار پودوں میں انناس، کیلا، پپیتا، آم، اورنج، کوکونٹ اور پلانٹین شامل ہیں جو ایک طرف تو جامعہ کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہے ہیں اور دوسری طرف جامعہ کے طلبہ کو موسمی پھل مہیا کر رہے ہیں۔

پیکٹوریل صد سالہ خلافت جوبلی

خلافت جوبلی کے بابرکت سال 2008ء میں حضور انور کے تاریخی دورہ گھانا کی یادوں کو امر کرنے کی خاطر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی شفقت اور اجازت سے جماعت ہائے گھانا نے ایک پیکٹوریل شائع کرنے کا پروگرام بنایا۔ اس پیکٹوریل کی تیاری کا جملہ کام جامعہ احمدیہ گھانا کے سپرد ہوا چنانچہ جامعہ احمدیہ کے جملہ سٹاف نے بڑی محنت سے ایک تاریخی پیکٹوریل تیار کرنے کی سعادت حاصل کی جس کی اشاعت جلسہ سالانہ برطانیہ 2009ء سے قبل ہوگئی تھی۔

تعلیم القرآن کلاس

جامعہ احمدیہ گھانا کی خوش قسمتی ہے کہ وہ ہر سال طلبہ کی سکول کی چھٹیوں کے دوران نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن کی رہنمائی میں چھ ہفتوں پر مشتمل ایک نیشنل تعلیم القرآن کلاس کا اہتمام کرتی ہے جس میں ملک بھر سے احمدی بچے شامل ہو کر قرآن مجید، حدیث، کلام، فقہ اور دینی معلومات سیکھتے ہیں ان کی تعلیم و تربیت اور قیام و طعام کا جملہ انتظام جامعہ احمدیہ میں ہوتا ہے اور جامعہ کے اساتذہ بڑی محنت سے ان کی تعلیم و تربیت کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ یہ کلاس مورخہ 29 مئی 2009 تا 3 جولائی 2009ء منعقد ہوئی۔

سالانہ تقریب تقسیم انعامات

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جامعہ احمدیہ گھانا کو مؤرخہ 27 دسمبر 2009ء کو اپنی سالانہ تقریب تقسیم انعامات و سندات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

باقی صفحہ 4 پر

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

معجزہ تھا تیری دعاؤں کی قبولیت کا

خلیفہ وقت کی دعاؤں سے زندگی واپس لوٹ آئی

اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر کروڑوں فضل و احسان ہیں اس نے ہمیں عظیم الشان نعمت خلافت سے نوازا ہے جو ہمارے دکھ درد اور خوشی کا جذبہ اپنے اندر رکھتی ہے۔ خلافت ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ڈھال ہے خلیفہ وقت راتوں کو اٹھ اٹھ کر رب عظیم کے حضور ہمارے دکھوں کو دور کرنے کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔ قربان جاؤں اس ہستی پر جس کی دعاؤں سے ہمیں آرام سکون اور شفا ملتی ہے۔

مورخہ 16 مئی 2009ء خاکسار کا بیٹا عطاء النور سیڑھیوں سے گرا اور دیوار کے ساتھ ٹکرا گیا جس سے بے تحاشا خون بہہ نکلا۔ فوری طور پر جنرل ہسپتال ایمرجنسی اپریشن روم میں پہنچا دیا۔ شدید خطرہ کی حالت تھی صرف 10 فیصد بچنے کے چانس تھے ساڑھے گیارہ بجے رات سر کا آپریشن شروع ہوا اور اڑھائی بجے رات ختم ہوا۔ اسی وقت پیارے آقا کو بذریعہ فیکس درخواست دعا کی۔ حضور کی طرف سے جواب آیا۔ اللہ فضل فرمائے۔ اپنے بیٹے کو حسب ذیل ہومیوپیتھی کا نسخہ بھی استعمال کروائیں اللہ آپ کے بیٹے کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور صحت والی زندگی سے نوازے۔ نسخہ یہ تھا Arnica+Nat Sulph روزانہ ایک خوراک چار دن اس کے بعد ہفتہ کے وقفہ سے دو خوراکیں۔ پھر سب ڈاکٹر حیران تھے اور اس آپریشن کی کامیابی پر مبارک باد دے رہے تھے خون کا پریشر دماغ کے دوسری طرف چلا گیا اور 21 مئی 2009ء کو دوبارہ آپریشن کرنا پڑا اس میں کامیابی کا چانس کم تھا حضور کو پھر بذریعہ فیکس درخواست دعا کی۔ جس کا مورخہ 25 مئی 2009ء کو دوبارہ خط کے ذریعہ جواب ملا اللہ تعالیٰ آپ کے بیٹے کو صحت والی لمبی زندگی سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسرا آپریشن بھی کامیاب رہا۔ مؤرخہ 29 مئی 2009ء کو تیسرے آپریشن کی ضرورت پڑی کیونکہ دماغ کے اوپر والے حصے میں پیپ پڑھ گئی تھی یہ آپریشن بہت خطرناک تھا ڈاکٹر آپریشن کی کامیابی پر پوری طرح مطمئن نہیں تھے اور ہم سب رو رہے تھے فوری طور پر حضور کو بذریعہ فیکس درخواست دعا کی۔ بڑی مشکل سے ڈاکٹرز کو مجبور کیا کہ آپریشن کریں آگے جو خدا کو منظور ہوگا آخر ڈاکٹروں نے آپریشن کر دیا اور دماغ کے حصہ میں سے پیپ صاف کر دی اور ڈیڑھ انچ مربع سر کی ہڈی بھی نکال دی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اس دوران تیسری مرتبہ دعا کیلئے فیکس کی۔ سب ڈاکٹرز تیسرے آپریشن کی کامیابی پر بڑے حیران تھے اور خود کہتے ہوئے سنا کہ صرف دعا کا معجزہ ہے جو اس کو کامیابی ملی حضور نے اپنے خط مورخہ 11 جون 2009ء میں دعا دی کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر شفا اور صحت دے اور عزیز کو عمر دراز بخشے۔ آخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیٹا ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر 16 جون کو گھر آ گیا۔

جلسہ سالانہ یو۔کے پر کئی احباب تشریف لے گئے خاکسار کو دلی دکھ ہے کہ بچے کی کمزوری کی وجہ سے نہ جا سکا جو احباب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن حضور کی ملاقات کے لئے جاتے حضور ضرور پوچھتے کہ رانا صاحب کے بیٹے کا اب کیا حال ہے رانا صاحب جلسہ سالانہ پر نہیں آسکے ان میں ایک مکرم ناظم الدین صاحب سابق زعیم اعلیٰ بیت الاحد لاہور نے مورخہ 18 جولائی 2009ء کو حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اندر جاتے ہی حضور نے پوچھا کہ رانا صاحب کے بیٹے کا کیا حال ہے وہ بیچارے جلسہ سالانہ یو کے پر نہیں آسکے۔ انہوں نے عرض کی کہ اب بیٹے کی صحت ٹھیک ہو رہی ہے۔

اس وقت دنیا میں کئی کروڑ احمدی ہیں اور بہت سے دن رات اس جماعت میں شامل ہو رہے ہیں میرے جیسے کم تر احمدی کیلئے کس قدر حضور نے دعائیں کی جو قبول ہوئی ہیں۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

کتنی بڑی خلافت کی برکات ہیں یہ نعمت عظمیٰ ہے۔

عزیزم عطاء النور کے گرنے کی خبر سب جگہ پہنچ گئی تو خاکسار کے تین بچے رانا منصور احمد صاحب لندن منصورہ صاحبہ مانچسٹر اور رانا مقصود احمد صاحب جرمنی سے لاہور پہنچ گئے اور شدید ترین گرمی میں دن رات ہسپتال میں ڈیوٹی دیتے رہے۔ ماں باپ کی خدمت اور بھائی کی دیکھ بھال کا مثالی جذبہ تھا۔ دنیا بھر سے خیریت پوچھی گئی یہ محبت یہ پیار سوائے احمدیت اور خلافت کے علاوہ کہیں نہیں مل سکتا یہ احمدیت کی تاریخ میں پہلا موقعہ نہیں کہ خلیفہ وقت کی دعا سے معجزانہ طور پر کسی کو شفا ہوئی ہو۔ ایسے واقعات روزانہ رونما ہو رہے ہیں۔

آخر میں خاکسار کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بلکہ ہماری نسلوں کو بھی خلافت کا مقام پہچاننے اس کی اطاعت کا حق ادا کرنے اور اس عظیم نعمت کے شکر گزار بنتے ہوئے پیغام کو جو امن آشتی کا پیغام ہے پوری دنیا میں پہنچانے کی توفیق دے اور خلافت سے وابستگی میں ہی اس دار فانی سے رخصت ہوں۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 102225 میں Muneer

ولد Ahmad قوم ...... پیشہ مشنری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-08-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/14400 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muneer گواہ شد نمبر 1 A.Tahir گواہ شد نمبر 2 S.S.Ahmad

مسل نمبر 102226 میں Abdul Kabir

ولد Ojoye قوم ...... پیشہ مشنری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-08-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/14400 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Kabir گواہ شد نمبر 1 A.Tahir گواہ شد نمبر 2 S.S.Ahmad

مسل نمبر 102227 میں Abdul Majeed

ولد Zakariya قوم ...... پیشہ مشنری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-08-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/14400 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Majeed گواہ شد نمبر 1 A.Tahir گواہ شد نمبر 2 S.S.Ahmad

مسل نمبر 102228 میں Abdul Lateef

ولد Shodiya قوم ...... پیشہ مشنری عمر 20 سال بیعت 1999ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-08-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/14400 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Lateef گواہ شد نمبر 1 A.Tahir گواہ شد نمبر 2 S.S.Ahmad

مسل نمبر 102229 میں Abdul Hameed

ولد Alimi Salaudden قوم ...... پیشہ مشنری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-08-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/14400 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abd Hameed گواہ شد نمبر 1 A.Tahir گواہ شد نمبر 2 S.S.Ahmad

مسل نمبر 101230 میں Muftau

ولد Alhaji Hussein قوم ...... پیشہ طالبعلم عمر 28 سال بیعت 2002ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 09-03-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/5500 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muftau گواہ شد نمبر 1 A.Tahir گواہ شد نمبر 2 S.S.Ahmad

مسل نمبر 102231 میں

Edin Bajrekt Arevic

ولد Fikret Bajrektarevic قوم ...... پیشہ الیکٹریشن عمر 30 سال بیعت 1998ء ساکن U.S.A بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/2405 $ ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Edin Bajrektarevic گواہ شد نمبر 1 Fikret Bajrektarevic گواہ شد نمبر 2 Edvin Bajrektarvic

مسل نمبر 102232 میں

Fatima Begum Usama

زوجہ Bashiruddin Usama قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-06-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور وزنی 100 گرام اندازاً مالیتی -/3300 $ (2) حق مہر مبلغ -/30 $ اس وقت مجھے مبلغ -/475.20 $ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Fatima Begum گواہ شد نمبر 1 Bashir Uddin گواہ شد نمبر 2 Mohammad K.Khan

مسل نمبر 102233 میں

Mahmood Ahmad

ولد (Major Arif Zaman(late قوم ...... پیشہ فارغ عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مشترکہ رہائشی مکان (میں $\frac{1}{2}$ حصہ) واقع U S A اندازاً مالیتی -/220,000 $ اس وقت مجھے مبلغ -/1448 $ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mahmood Ahmed گواہ شد نمبر 1 Maqbool Tahir گواہ شد نمبر 2 Nasir Bukhari

مسل نمبر 102234 میں Madiha Ilyas

بنت Mohammad Ilyas قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-01-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور وزنی 50 گرام اندازاً مالیت -/1100 یورو اس وقت مجھے مبلغ -/50 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Madiha Ilyas گواہ شد نمبر 1 Mubariz Ilyas گواہ شد نمبر 2 Mohammad Ilyas

مسل نمبر 102235 میں Kamil Ilyas

ولد Mohammad Ilyas قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-01-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/40 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Kamil Ilyas گواہ شد نمبر 1 Mubariz Ilyas گواہ شد نمبر 2 Mohammad Ilyas

مسل نمبر 102236 میں نادیہ رؤف

بنت شیخ عبدالرؤف قوم شیخ پیشہ طالبعلم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-08-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور وزنی 5 گرام اندازاً مالیتی -/90 یورو اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نادیہ رؤف گواہ شد نمبر 1 شیخ عبدالرؤف گواہ شد نمبر 2 شیخ عبدالمنان

مسل نمبر 102237 میں عارفہ کاہلوں

زوجہ نصر احمد کاہلوں قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-12-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور وزنی 300 گرام اندازاً مالیتی -/7000 یورو (2) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/3000 یورو اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عارفہ کاہلوں گواہ شد نمبر 1 نصر احمد کاہلوں گواہ شد نمبر 2 Qazi Abdu Majid

مسل نمبر 102238 میں وجاہت احمد

ولد سعادت احمد خالد قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالبعلم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-12-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وجاہت احمد گواہ شد نمبر 1 سعادت احمد خالد گواہ شد نمبر 2 محمد عالم سوہل

مسل نمبر 102239 میں داؤد احمد مبشر

ولد مبشر احمد چٹھہ قوم چٹھہ پیشہ ڈرائیور عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-12-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی برقبہ 6 کنال واقع ضلع وہاڑی پاکستان اندازاً مالیتی -/350,000 روپے (2) مشترکہ رہائشی پلاٹ برقبہ 12 مرلے واقع بورے والا پاکستان اندازاً مالیتی

-/120,0,000 روپے (حصہ دران میں 5 بھائی اور 2 بہنیں شامل ہیں) اس وقت مجھے مبلغ -/800 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 01-01-10 سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ داؤد احمد مبشر گواہ شد نمبر 1 سمیع اللہ گواہ شد نمبر 2 ذیشان مبارک

مسل نمبر 102240 میں فرزانہ عنبرین

زوجہ قاسم اُنگر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-11-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور وزنی 150 گرام اندازاً مالیتی -/3320 یورو (2) حق مہر وصول شدہ مبلغ -/3000 مارک اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فرزانہ عنبرین گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد چوہدری گواہ شد نمبر 2 سلطان احمد اٹھوال

مسل نمبر 102241 میں محمد عاطف بدر چوھان

ولد مبارک احمد چوھان قوم راجپوت چوہان پیشہ طالبعلم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-12-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد عاطف بدر چوہان گواہ شد نمبر 1 ہدایت اللہ گواہ شد نمبر 2 احمد دین

مسل نمبر 102242 میں

Rasheeda Parveen

زوجہ M.A.Javaid Cheema قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-11-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور وزنی 6 تولے اندازاً مالیتی -/1000 یورو (2) حق مہر وصول شدہ مبلغ -/5000 روپے پاکستانی اس وقت مجھے مبلغ -/200 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Rasheeda Parveen گواہ شد نمبر 1 Ghalib Ahmad گواہ شد نمبر 2 Usman Ahmad

مسل نمبر 102243 میں غالب احمد

ولد محمد انور جاوید چیمہ قوم چیمہ پیشہ ملازمت عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-11-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/1000 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ghalib Ahmad گواہ شد نمبر Usman Ahmad گواہ شد نمبر 2 Naeem Ahmad

مسل نمبر 102244 میں عثمان احمد

ولد محمد انور جاوید چیمہ قوم چیمہ پیشہ طالبعلم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-11-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/150 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عثمان احمد گواہ شد نمبر 1 غالب احمد گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد

مسل نمبر 102245 میں

Volker Ahmad Qasir

ولد Bernd Willing قوم ...... پیشہ طالبعلم عمر 24 سال بیعت 2001ء ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-06-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/369 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 01-07-07 سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Volkaer Ahmad Qasir گواہ شد نمبر 1 Usman Ahmed گواہ شد نمبر 2 Naeem Ahmad

مسل نمبر 102246 میں منیرہ سلیم

زوجہ عطاء الحکیم سلیم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-02-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/2500 یورو (2) طلائی زیور وزنی 15 تولے اندازاً مالیتی -/2700 یورو اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ منیرہ سلیم گواہ شد نمبر 1 عبد الماجد سلیم گواہ شد نمبر 2 عطاء الحکیم سلیم

مسل نمبر 102247 میں کامران احمد خاں

ولد رفیع احمد خاں قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-06-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) ایک عدد پلاٹ برقبہ 10 مرلے واقع ناصر آباد ربوہ پاکستان اندازاً مالیتی -/200,0,000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ کامران احمد خاں گواہ شد نمبر 1 رفیع احمد خاں گواہ شد نمبر 2 طارق لطیف ارشد بھٹی

مسل نمبر 102248 میں مسعود خان

ولد محمود خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت 1999ء ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-07-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/1500 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 01-01-10 سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مسعود خان گواہ شد نمبر 1 فائز احمد خان گواہ شد نمبر 2 عبد السلام خان

مسل نمبر 102249 میں آسیہ خان

زوجہ مسعود خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-07-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور وزنی 5 تولے اندازاً مالیتی -/1600 یورو (2) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/50,000 پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 01-01-10 سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ آسیہ خان گواہ شد نمبر 1 مسعود خان گواہ شد نمبر 2 عبد السلام خان

مسل نمبر 102250 میں عطیۃ الحئی محمد

زوجہ ملک جواد محمد قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-10-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/150,000 (پاکستانی روپے) (2) طلائی زیور وزنی 140 گرام اندازاً مالیتی -/3500 یورو اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عطیۃ الحئی محمد گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد باجوہ گواہ شد نمبر 2 ملک جواد محمد

مسل نمبر 102251 میں سیدہ امتہ الباری

زوجہ منور احمد قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-12-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور وزنی 281 گرام 94. ملی گرام اندازاً مالیتی -/5638.80 یورو (2) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/5000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سیدہ امتہ الباری گواہ شد نمبر 1 منور احمد گواہ شد نمبر 2 محمد ایوب خان

مسل نمبر 102252 میں

Burhan Ahmad Kashif Janjua

ولد Ahmad Husney Janjua قوم جنجوعہ پیشہ طالبعلم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Burhan Ahmad Kashif Janjua گواہ شد نمبر 1 Ahmed Husney Janjua گواہ شد نمبر 2 Sheikh Mohammad Imran Athar

مسل نمبر 102253 میں امتہ الشکور نصرت

بنت چوہدری محمد احمد قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-05-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور وزنی 16 تولے اندازاً مالیتی -/2400 یورو اس وقت مجھے مبلغ -/300 یورو ماہوار بصورت سوشل امداد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 01-10-09 سے منظور فرمائی جاوے الامتہ۔ امتہ الشکور نصرت گواہ شد نمبر 1 یاسر احمد گواہ شد نمبر 2 وحید احمد

مسل نمبر 102254 میں

Mubashir Ahmed

ولد Mahmood Ahmed قوم جٹ اٹھوال پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-12-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/2000

یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔Mubashir Ahmed گواہ شدنمبر Nasir 1 Mehmmod گواہ شدنمبر Asif Ahmad Khan2

مسل نمبر102255میں سمیرا نعیم

زوجہ طارق نعیم قوم...... پیشہ خانہ داری عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14-08-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور وزنی 122 گرام مالیتی-/2500یورو (2)حق مہر -/5000یورو میں -/2500یورو بصورت زیور مندرجہ بالا وصول شدہ ہے اور-/2500یورو بذمہ خاوند ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔سمیرا نعیم گواہ شدنمبر1 طارق نعیم گواہ شدنمبر2 آصف ندیم

مسل نمبر102256میں Abdul Majid

ولد Abdul Haiy قوم ...... پیشہ فارغ عمر52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ01-01-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/742 پاؤنڈ ماہوار بصورت بنیفٹ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔Abdul Majid گواہ شدنمبر Abdul Hamid Ahmed1 گواہ شدنمبر Din Muhammad2

مسل نمبر102257میں Irfan Ahmed

ولد Jamil Ahmed Iyaz قوم آرائیں پیشہ ڈرائیور عمر44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ23-11-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/1200 پاؤنڈ ماہوار بصورت ڈرائیور مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Irfan Ahmed گواہ شد نمبر 1 Major(R)Mahmood Ahmad گواہ شدنمبر2 Munawar A Khan

مسل نمبر102258میں Madiha Naseem Bhatti

بنت Naseem A Bhatti قوم بھٹی پیشہ طالبعلم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ07-11-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/120 پاؤنڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Madiha Naseem Bhatti گواہ شد نمبرNaseem A Bhatti1 گواہ شدنمبر2 Mubarak Ahmed Shahid

مسل نمبر102259میں Sabah Ud Din

ولد Amir Alam قوم ...... پیشہ طالبعلم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ06-12-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/50 پاؤنڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Sabah Uddin گواہ شدنمبر 1 Raja Masood Ahmed گواہ شدنمبر2 Amir Alam

مسل نمبر102260میں Mohammad Asad Saleem

ولد Mohammad Saleem قوم ارائیں پیشہ طالبعلم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ29-11-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) بانڈز مالیتی -/2400 پاؤنڈ۔اس وقت مجھے مبلغ-/100 پاؤنڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔ Mohammad Asad Saleem گواہ شدنمبرLuqman Ahmad Sanouri1 گواہ شدنمبر Mohammad Saleem2

مسل نمبر102301میں عاشی احمد

بنت نصیر احمد سندھی قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ثناء ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ26-02-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور وزنی 122 گرام اندازاً مالیتی-/341600 روپے اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔عاشی احمد گواہ شد نمبر1 نصیر احمد سندھی ولد نذیر احمد گواہ شدنمبر2 طارق محمود ولد محمد علی

مسل نمبر102302میں بشریٰ احمد

بنت نصیر احمد سندھی قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ثناء ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ26-02-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔بشریٰ احمد گواہ شد نمبر1 نصیر احمد سندھی ولد نذیر احمد گواہ شدنمبر2 طارق محمود ولد محمد علی

مسل نمبر102303میں کلثوم شبیر

بنت شبیر احمد قوم بلوچ پیشہ طالبعلم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ثناء ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ15-02-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔کلثوم شبیر گواہ شدنمبر1 سیف الرحمٰن ولد مبارک احمد گواہ شدنمبر2 راشد احمد ولد خدا بخش

مسل نمبر102304میں صغیر احمد

ولد محمد عارف قوم رند بلوچ پیشہ طالبعلم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ثناء ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ20-01-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/1700 روپے ماہوار بصورت تنخواہ (خادم مسجد) مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔صغیر احمد گواہ شدنمبر1 سیف الرحمٰن چیمہ ولد مبارک احمد چیمہ گواہ شدنمبر2 نبیل احمد ناصر ولد جمال دین

مسل نمبر102305میں آفتاب احمد

ولد مبشر احمد قوم چانڈیو بلوچ پیشہ طالبعلم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ثناء ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ20-01-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔آفتاب احمد گواہ شدنمبر1 نصر اللہ وہاب گواہ شدنمبر2 سیف الرحمٰن چیمہ ولد مبارک احمد چیمہ

مسل نمبر102306میں بلال احمد

ولد طاہر احمد قوم سدھو پیشہ طالبعلم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ02-01-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔بلال احمد گواہ شدنمبر1 نعمان احمد طلال ولد خادم حسین گواہ شدنمبر2 وقار احمد ولد خادم حسین

مسل نمبر102307میں عبدالرحیم

ولد عبدالمجید قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عثمان والا ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ30-06-2011 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/5000 روپے ماہوار بصورت زراعت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عبدالرحیم گواہ شدنمبر1 شہزاد احمد ولد عبدالقدیر گواہ شدنمبر2 منور احمد ولد فضل احمد

مسل نمبر102308میں عبدالمتعال

ولد عبدالفاروق قوم ارائیں پیشہ طالبعلم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ06-03-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔عبدالمتعال گواہ شدنمبر1 ندیم احمد کاشف ولد وسیم احمد گواہ شدنمبر2 شبیر احمد بٹ ولد منیر احمد بٹ

مسل نمبر102309میں طاہرہ مبارک

زوجہ مبارک احمد مرحوم قوم مغل پیشہ ٹیچر عمر58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رفاہ عام سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ15-06-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور وزنی 5 تولہ اندازاً مالیتی -/100,000 روپے اس وقت مجھے مبلغ-/18918 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی

میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔طاہرہ مبارک گواہ شد نمبر1 خالد رضا اللہ ولد مبارک احمد گواہ شد نمبر2 صوفی محمد اکرم وصیت نمبر31986

مسل نمبر102310 میں صبیحہ بشارت

بنت بشارت احمد قوم کٹھانہ پیشہ طالبعلم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سی ایریا لیاقت آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ14-10-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔صبیحہ بشارت گواہ شد نمبر1 شاہد احمد کٹھانہ ولد محمد رفیق گواہ شد نمبر2 محمد بشیر کٹھانہ وصیت58518

مسل نمبر102311 میں بشریٰ محمود نواز

زوجہ چوہدری محمود نواز قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلفٹن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ01-07-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1)حق مہر بذمہ خاوند مبلغ-/25000 روپے (2)طلائی زیورات وزنی 206 تولہ اندازاً مالیتی -/60,00,000 روپے اس وقت مجھے مبلغ-/20,000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔بشریٰ محمود نواز گواہ شد نمبر1 طارق محمود بدر ولد محمد ابراہیم شمس گواہ شد نمبر2 توقیر نواز ولد چوہدری محمود نواز

مسل نمبر102312 میں شہزاد احمد

ولد سلیم احمد قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن (ڈی۔ایچ۔اے) فیز5 کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ10-05-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔شہزاد احمد گواہ شد نمبر1 ملک وسیم احمد وصیت 51393 گواہ شد نمبر2 وودود اسطی وصیت28375

مسل نمبر102313 میں نادیہ نسیم

زوجہ سید نسیم حسین قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایم ۔اے جناح روڈ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ31-12-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور وزنی 254 گرام اندازاً مالیتی -/760,000 روپے(2)حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/150,000 روپے اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔نادیہ نسیم گواہ شد نمبر1 طارق محمود ولد علی محمد گواہ شد نمبر2 سید نسیم حسین ولد سید بشارت حسین

مسل نمبر102314 میں امتہ الشافی

بنت منیر احمد قوم ارائیں پیشہ طالبعلم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ01-02-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔امتہ الشافی گواہ شد نمبر1 محمد اسد اللہ خاں وصیت 28699 گواہ شد نمبر2 منیر احمد وصیت59603

مسل نمبر102315 میں سدرہ باسط

بنت عبدالباسط قوم آرائیں پیشہ طالبعلم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ28-01-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔سدرہ باسط گواہ شد نمبر1 سید منیر احمد وصیت 26454 گواہ شد نمبر2 عبدالباسط ولد میاں محمد

مسل نمبر102316 میں برکت بی بی

زوجہ محمد عبداللہ مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 93 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلدیہ ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ29-01-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور وزنی $1\frac{1}{2}$ تولہ اندازاً مالیتی -/50,000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔برکت بی بی گواہ شد نمبر1 طیب محمود ولد طاہر محمود گواہ شد نمبر2 برکت اللہ وصیت 92700

مسل نمبر102317 میں سیدہ ساجدہ کمال

زوجہ قاضی کمال ناصر قوم سید پیشہ خانہ داری عمر32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلدیہ ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ09-11-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیورات وزنی 4 تولے اندازاً مالیتی -/120,000 روپے (2)حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/30,000 روپے(3)نقد رقم مبلغ -/20,000 روپے اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔سیدہ ساجدہ کمال گواہ شد نمبر1 محمد اسلم بھٹی وصیت نمبر 49721 گواہ شد نمبر2 طیب محمود ولد طاہر محمود

مسل نمبر102318 میں حمدیٰ محمود

بنت طارق محمود کھوکھر قوم جٹ کھوکھر پیشہ طالبعلم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلدیہ ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ01-11-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔حمدیٰ محمود گواہ شد نمبر1 طارق محمود کھوکھر ولد چوہدری دین محمد گواہ شد نمبر2 ماسٹر محمود احمد وصیت 63857

مسل نمبر102319 میں عابدہ جاوید

زوجہ چوہدری رشید احمد جاوید قوم جٹ سراء پیشہ خانہ داری عمر57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال بلاک نمبر 1 کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ01-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور وزنی 20 تولہ اندازاً مالیتی -/350,000 روپے(2)حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/3000 روپے اس وقت مجھے مبلغ-/5000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔عابدہ جاوید گواہ شد نمبر1 چوہدری رشید احمد جاوید وصیت نمبر 20038 گواہ شد نمبر 2 شعیب احمد ہاشمی وصیت نمبر 27095

مسل نمبر102320 میں نادیہ فرحان

زوجہ فرحان احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال بلاک نمبر 1 کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ27-07-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور وزنی 5 تولے اندازاً مالیتی -/1250,00 روپے(2)حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/200,000 روپے اس وقت مجھے مبلغ-/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔نادیہ فرحان گواہ شد نمبر1 ندیم فیصل وصیت نمبر 77681 گواہ شد نمبر2 شعیب احمد ہاشمی ولد محمد شفیع ہاشمی

مسل نمبر102321 میں انیلہ منصور

زوجہ منصور احمد قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال بلاک 16 کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ20-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور وزنی 4 تولے اندازاً مالیتی-/Rs 100,000 (2)حق مہر بذمہ خاوند مبلغ-/50,000 روپے اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔انیلہ منصور گواہ شد نمبر1 حافظ سکندر خان وصیت نمبر 71781 گواہ شد نمبر2 شعیب احمد ہاشمی وصیت نمبر 27095

مسل نمبر102322 میں سعدیہ عامر

زوجہ عامر پاشا قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال بلاک 1 کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ24-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور وزنی 5 تولہ 2 ماشہ اندازاً مالیتی -/125000 روپے (2)حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/72000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔سعدیہ عامر گواہ شد نمبر1 شعیب احمد ہاشمی وصیت نمبر 27095 گواہ شد نمبر2 حافظ عمر سکندر خان وصیت نمبر 71781

مسل نمبر102323 میں بشریٰ خالد سیّد

بنت سید خالد جمیل قوم سید پیشہ طالبعلم عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال بلاک 5 کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ13-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1)طلائی زیور اندازاً مالیتی -/150,000 روپے اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ بشریٰ خالد سید گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر قدوس حفیظ وصیت 51105 گواہ شد نمبر2 شعیب احمد ہاشمی وصیت 27095

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

پہلا سالانہ کنونشن 2010ء

ایسوسی ایشن آف احمدی ٹیچرز پاکستان (AATP)

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایسوسی ایشن آف احمدی ٹیچرز پاکستان (AATP) کا پہلا سالانہ کنونشن مورخہ 11/اپریل 2010ء کو ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم سید طاہر احمد صاحب ناظر تعلیم و پیٹرن AATP تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے دعا کرائی اور اپنے افتتاحی خطاب میں ایسوسی ایشن آف احمدی ٹیچرز پاکستان کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ انہوں نے بتایا یہ نظارت تعلیم کے تحت AATP کا پہلا کنونشن منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں 342 ممبران نے شرکت کی ہے۔ مجلس مشاورت 2009ء کی تیسری تجویز میں کہا گیا تھا کہ پاکستان کے تعلیمی اداروں میں معیار تعلیم کی گرتی ہوئی صورتحال کا اثر احمدی بچوں پر بھی پڑ رہا ہے، ایسی صورتحال میں احمدی طلباء کی راہنمائی کیلئے ایک مربوط تعلیمی پالیسی وضع کی جائے تا کہ وہ خلفاء احمدیت کی طرف سے وقتاً فوقتاً ملنے والی ہدایت کی روشنی میں تعلیمی میدان میں بہترین نتائج حاصل کر کے جماعت کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ اس تجویز کی روشنی میں جو سفارشات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی گئی تھیں۔ حضور انور نے ان کو منظور فرمایا اور ان منظور شدہ فیصلہ جات شوریٰ پر عملدرآمد کے نتیجہ میں اس ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔

انہوں نے اس ایسوسی ایشن کے مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا ویژن خلافت کا مرہون منت ہے اور اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کو آگے بڑھانا ہے۔ رضا کارانہ کام کا آغاز کرنا ہے، ٹیچرز کی مزید ٹریننگ کا انتظام کرنا ہے۔ جماعت احمدیہ کی شرح خواندگی میں اضافہ کیلئے مساعی کرنی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق انٹرمیڈیٹ تک احمدی نوجوانوں کیلئے تعلیم لازمی کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ طالب علموں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے راہنمائی مہیا کرنا اور اس سلسلہ میں ان کی مدد کرنا ہے فری کوچنگ کلاسز کا انعقاد، خاص طور پر انٹرمیڈیٹ کے بعد پیشہ ورانہ اداروں میں داخلہ کیلئے راہنمائی کرنا بھی اس کے مقاصد میں شامل ہے اور ایک اہم کام یہ بھی ہے کہ احمدی طلباء وطالبات میں علم کا فروغ اور باہمی یگانگت کو فروغ دینا ہے نیز ایسی مربوط تعلیمی پالیسی وضع کرنا کہ خلفاء احمدیت کی ہدایات کی روشنی میں وہ تعلیمی میدان میں بہترین نتائج حاصل کر کے جماعت کیلئے مفید وجود بن جائیں۔

مکرم خالد احمد زفر صاحب استاد نصرت جہاں اکیڈمی نے پاکستان میں موجود تعلیمی مسائل اور ان کے حل پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا پاکستان میں پرائمری ایجوکیشن کو نظرانداز کیا جاتا ہے۔ پرائمری کی سطح پر تربیت یافتہ اساتذہ بہت کم ہیں۔ اساتذہ اپنی خواہش سے نہیں بنتے جس کا نتیجہ عدم دلچسپی ہے اور تدریس جیسا نیک کام متاثر ہوتا ہے۔ نظام تعلیم میں ابھی تک رٹہ سسٹم رائج ہے۔ ٹیوشن سنٹرز کی بھرمار ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں صرف نصاب کی تکمیل پر زور دیا جاتا ہے اور ہم نصابی سرگرمیوں کو بالکل نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔

اس اہم لیکچر کے بعد ایسوسی ایشن کے عہدیداران کا انتخاب برائے 2010ء تا 2012ء عمل میں آیا۔ جو مکرم سید طاہر احمد صاحب پیٹرن ایسوسی ایشن نے کرایا ان کی معاونت مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ صاحب چیئرمین AACP نے کی۔ انتخاب کے نتیجہ میں چیئرمین ایسوسی ایشن سمیت مجلس عاملہ ترتیب دی گئی۔

بعدہٗ مکرم مہمان خصوصی نے جملہ شرکاء ومہمانان کا شکریہ ادا کیا اور آخر پر جملہ حاضرین کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

(ایف۔شمس)

مربی سلسلہ نائیجیریا مکرم عبدالرشید اغبولہ صاحب

مربی سلسلہ نائیجیریا مکرم عبدالرشید اغبولہ (Agboola) صاحب 3 مئی 1953ء کو نائیجیریا میں پیدا ہوئے اور 1973ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ دینی علم کے شوق میں 20 دسمبر 1980ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ 1987ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ ہر کلاس میں اچھے نمبروں میں کامیاب ہوتے رہے۔ بڑے مستعد اور محنتی طالب علم تھے۔ دوران تعلیم خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ میں بھی مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔ جامعہ احمدیہ سے فراغت کے بعد واپس وطن تشریف لے گئے۔ نومبر 1987ء میں آپ کا تقرر بطور مربی نائیجیریا عمل میں آیا۔ نیز کچھ عرصہ آپ کو امیر و مربی انچارج نائیجیریا کے طور پر کام کرنے کا موقع ملا۔ نائیجیریا کے علاوہ آپ کو گیانا (جنوبی امریکہ) میں بھی کچھ عرصہ بطور مربی انچارج خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ دسمبر 1991ء میں آپ کو جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی توفیق ملی۔ مورخہ 13 مئی 2003ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی بعمر 50 سال وفات پا گئے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑیں۔ وفات کے روز ہی ان کی تدفین الارو (Ilaro) نائیجیریا میں عمل میں آئی۔

(الفضل 21 مئی 2003ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

❁ مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ملک منظور احمد صاحب انڈونیشیا گزشتہ اڑھائی سال سے ناک سے خون آنے کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جب تک دوائی استعمال کی جائے ٹھیک رہتی ہے بعد میں پھر تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ نیز بچوں کے خادم دین ہونے کیلئے بھی درخوست دعا ہے۔ آمین

❁ مکرم مبارک احمد ناصر صاحب Nespak لاہور کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم عبدالمنان صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں۔ طبیعت قدرے بہتر ہے لیکن کمزوری زیادہ ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ واپڈا ٹاؤن لاہور کا پوتا نعمان ابن مکرم عبدالوہاب صاحب منگلا ہسپتال سے گھر آ گیا ہے۔ لیکن پوری طرح ٹھیک نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب آمین

❁ مکرمہ مبارکہ سردار صاحبہ زوجہ مکرم احمد خاں بھٹی صاحب تحریر کرتی ہیں۔

میرے نواسے دانیال مظفر ابن مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب مقیم جرمنی نے پانچ سال تین ماہ کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے اور مارچ 2010ء میں پاکستان آنے پر اس کے آبائی گھر میں تقریب آمین منعقد کی گئی۔ جس میں مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب مربی سلسلہ نے بچے سے قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچے کی والدہ مکرمہ طلعت بھٹی صاحبہ کو نصیب ہوئی۔ عزیزم دانیال مظفر مکرم چوہدری حنیف بھٹی صاحب دارالرحمت غربی کا پوتا اور مکرم احمد خاں بھٹی صاحب کلسیاں بھٹیاں ضلع شیخوپورہ حال مقیم دارالنصر وسطی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو بھی اور ہم سب کو بھی قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

❁ مکرم نعمان چانڈیو صاحب ولد مکرم عبدالستار چانڈیو صاحب وصیت نمبر 70984 نے مورخہ 22 جولائی 2007ء کو ملیر کینٹ بازار کراچی سے وصیت کی تھی۔ بعدازاں موصی صاحب اسلام آباد آ گئے۔ اب ان صاحب کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی عزیز کو ان کے بارے میں علم ہو تو ان کے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سانحہ ارتحال

❁ مکرم ڈاکٹر فضل محمود بھنوں صاحب انچارج احمدیہ کلینک واگاڈوگو برکینا فاسو تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم عدنان احمد بلال صاحب بھنوں بعمر 24 سال مورخہ 8/اپریل 2010ء کو ایک مختصر علالت کے بعد یہاں واگاڈوگو کے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں وفات پا گئے تھے۔ مرحوم مکرم احمد یداللہ بھنوں صاحب مرحوم آف ماریشس کا پوتا اور مکرم پروفیسر مسعود احمد عاطف صاحب مرحوم آف ربوہ کے نواسے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مکرم ناصر احمد سدھو صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی جس میں برکینا فاسو میں موجود کثیر تعداد میں احمدی وغیر احمدی احباب نے شرکت کی۔ عزیزم کی تدفین واگاڈوگو میں موجود جماعتی قطعہ اراضی بنام بستان مہدی میں مختص زمین برائے مقبرہ موصیان میں ہوئی جس کی پیارے آقا نے ازراہ شفقت خصوصی اجازت عطا فرمائی تھی۔ تدفین کے بعد مکرم عثمانا احمدو صاحب نائب امیر جماعت برکینا فاسو نے دعا کروائی۔ مرحوم کے لواحقین میں والدین کے علاوہ ایک چھوٹی بہن شامل ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

توسیع اشاعت الفضل میں تعاون کر کے ممنون فرمائیں

درخواست دعا

مکرم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت تحریر کرتے ہیں۔

مکرم خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار سابق ایڈیٹر ہفت روزہ اصلاح سری نگر کشمیر کا ہولی فیملی ہسپتال میں پراسٹیٹ کا آپریشن ہوا ہے۔احباب ان کی مکمل صحت یابی کیلئے دعا کریں کہ یہ نافع الناس وجود شفا پا کر سلسلہ کی خدمت کی توفیق پاتے رہیں۔

مکرم محمد مالک خضر صاحب نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم مشتاق احمد صاحب کے معدہ کا آپریشن ہوا ہے اور I.C.U میں ہیں۔کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

محترمہ جمیلہ رانا صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے تایا جان محترم مرزا اکبر بیگ صاحب مرحوم کے پوتے مکرم مرزا افضل بیگ صاحب سابق پرنسپل ریلوے کالج مغل پورہ لاہور کو فالج ہوا ہے۔اور سی ایم ایچ لاہور میں داخل ہو کر زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں ۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم عبدالغفار ڈار صاحب سابق ایڈیٹر ہفت روزہ اصلاح سری نگر کشمیر حال سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پوتی مکرمہ نادیہ حی ڈار صاحبہ بنت مکرم عبدالحی ڈار صاحب واشنگٹن امریکہ کے نکاح کا اعلان مکرم طارق محمود بٹ صاحب ولد مکرم بشارت احمد بٹ صاحب اسلام آباد کے ساتھ مبلغ 3 ہزار امریکی ڈالرز حق مہر پر مکرم طاہر محمود خاں صاحب مربی سلسلہ اسلام آباد نے مورخہ 23/اپریل 2010ء کو ایوان توحید راولپنڈی میں کیا۔مکرمہ نادیہ حی ڈار صاحبہ محترم مولوی عبدالکریم صاحب فاضل سابق امیر ضلع راولپنڈی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔آمین

بقیہ از صفحہ 1

ضروری ہدایات

1۔ امیدوار درخواست میں نام ، ولدیت اور تاریخ پیدائش سکول کے ریکارڈ کے مطابق درج کریں۔ نیز واقفین نو اپنا حوالہ وقف نو بھی ضرور لکھیں۔امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں اور رزلٹ کارڈ کی ایک فوٹو کاپی دفتر وقف جدید کو بھجوائیں۔

2۔قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں ۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم کرتے رہیں عربی وانگریزی نیز دینی معلومات و جنرل نالج کو بہتر بنائیں ۔کتب سیرت النبی ﷺ ، سیرت حضرت مسیح موعود، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

نوٹ : مزید معلومات کیلئے درج ذیل نمبروں پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

فون نمبر:047-6212968

فیکس:047-214329

(ناظم ارشاد وقف جدید)

ربوہ میں طلوع وغروب 3 مئی

طلوع فجر	3:53
طلوع آفتاب	5:19
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:51

اکسیر پائیوریا
مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا - دانتوں کا ہلنا دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا - منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے۔
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔شفاء خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم:047-6213961

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

Fateh Jewellers
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
FATEH JEWELLERS RAILWAY RAOD RABWAH PAKISTAN.
Tel:: +92-47-621-6109 +92-333-670-7165

مغل پراپرٹی آفس پروپرائیٹر: عبدالہادی
مکان پلاٹ وغیرہ کی خرید وفروخت کا با اعتماد آفس
کالج روڈ دارالبرکات ربوہ فون آفس:047-6215171 موبائل:0333-6706641

الفضل سپلٹ اینڈ ونڈو اے سی
اگر آپ اپنا پرانا ونڈو اے سی سپلٹ ، فریج ، فریزر چلر پلانٹ ، سکریپ یارڈ وغیرہ فروخت کرنا چاہتے ہیں تو ہم بہترین قیمت دیتے ہیں۔
رابطہ شاہد اقبال۔لاہور:0333-4862020

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام ایک معیار مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون:6211412,03336716317

FD-10

Dr. Waqar's HOUSE OF HEALTH
WHERE HEALTH IS IN ITS PURE SHAPE
جدید جاپانی انداز پر خالصتاً ہومیو پیتھک کلینک جہاں پر تمام بیماریوں کا علاج امپورٹڈ ادویات سے کیا جاتا ہے۔
بیرون ملک مقیم خواتین و حضرات کے لئے مفت مشورہ اور ادویات کی ترسیل بذریعہ DHL تفصیلات کے لئے رابطہ کریں
جاپانی ماہرین کی زیر نگرانی پاکستان میں پہلی بار آکسیجن تھراپی / زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر منصور احمد وقار
ہیپاٹائٹس B اور C کا شرطیہ علاج
دمہ کا انشاء اللہ مکمل خاتمہ
موٹاپہ 15 دن میں دس پاؤنڈ وزن کم
خواتین کے تمام امراض لیڈی ڈاکٹر کی زیر نگرانی
جوڑوں کا درد اور اعصابی کمزوری کا شافی علاج
ہاؤس آف ہیلتھ ہومیو پیتھک کلینک جاپانی ماہرین کی مدد سے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ تمام قسم کے لیب ٹیسٹ، الٹرا ساؤنڈ اور ECG بھی موجود ہے۔
7,8 Stores Market, A-Block Model Town, Lahore. Ph: 042-35915933-4 E-mail: info@thehoh.com, Website: www.thehoh.com